بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصحف عشاق

لطف حبیب

مطبع [illegible]
[illegible] مطبوع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں کس زبان سے تری ثنا تری شان جل جلالہٗ
سبھی صفت ہے تو ہی خدا تری شان جل جلالہٗ

ترے کن سے ہے کون و مکاں بنا ترے نور سے یہ جہان ہے
یہ ظہور تیرا ہے ماسوا تری شان جل جلالہٗ

تو حریم کعبۂ دل میں ہے تو کلیم قبلۂ گل میں ہے
کبھی یاں ملا کبھی واں ملا تری شان جل جلالہٗ

تو کریم لیل و نہار ہے تو رحیم صاحب آز ہے
وہ وجود تیرا ہے سب پہ وا تری شان جل جلالہٗ

تو ہر ایک شے پہ قدیر ہے تو ہر ایک لیں ضمیر ہے
تو ہی ظاہرا تو ہی باطنا تری شان جل جلالہٗ

تری ہر صفت کو کمال ہے تری ذات کو نہ زوال ہے
تری ابتدا ہے نہ انتہا تری شان جل جلالہٗ +

ترے نور کا یہ ظہور ہے کہ شجر پہ جلوۂ طور ہے
تو شجر حجر سے ہوا رونما تری شان جل جلالہٗ

وہ عدد شئ ہی قدم میں تھا وہ قدم ہی تو عدد شئ
یہ اولٹ پلٹ ہے سبھی ترا تری شان جل جلالہٗ

تو رحیم ہے تو کریم ہے ترا فضل سب پہ عمیم ہے
تو قبول کر مری التجا تری شان جل جلالہٗ

وہ جلوہ ہیولا ہے احمدی ترا جلوہ ہاتف محمدی
تو رسل انبیا سے خود بنا تری شان جل جلالہٗ

لاحاصل ستمگر یا نکہت و لداد کرد ہا آخر

پیمبر کا روضہ دکھا دے خدایا — در مدینہ سے ملا دے خدایا
دکھا کر در اونکا روضہ منور — مجھے مشغول ہونے گرا دے خدایا
میں دیوانہ کاکل عنبرین ہوں — وہاں باغ ارادت بسا دے خدایا
مے عشق احمد سے سرشار کر دے — مجھے دین و ایمان پلا دے خدایا
مجھے خواب غفلت سے پھر صبحدم — جگا دے جگا دے جگا دے خدایا
لقائے جناب محمد ہو حاصل — جدائی کا پردہ اٹھا دے خدایا
پلٹ کر وطن سے نہ آؤں یہاں پھر — مدینہ میں مجھکو ٹھہرا دے خدایا
مرے دل کی بستی جو اجڑی ہوئی ہے — نبی کے قدم سے بسا دے خدایا

یہ شاہ نجر روضہ مصطفی کا
مدینہ میں نسیم گھر جا دے خدایا

خدایا دکھا دے محمد کا جلوہ — وہ اقرا رحمہ وہ مولا کا جلوہ
جن آنکھوں میں تو نے کیا ہے الہی — انہی آنکھوں سے دکھلا دے احمد کا جلوہ
وہ دن آئے یارب کہ یثرب میں چل کر — نظارہ کروں روضہ پر حمد کا جلوہ
آرزو ہیں ہوش میداں میں لڑ — جو آیا نظر سبز گنبد کا جلوہ

یہی آرزو ہے یہی آرزو ہے

میں دیکھوں جو محمد کی آمد کا جلوہ

مجھے مل مصطفےٰ خدا کے لئے
سن مری التجا خدا کے لئے

اے حبیب خدا خدا کے لئے
اپنے در پہ بلا خدا کے لئے

سرور انبیا خدا کے لئے
اپنی صورت دکھا خدا کے لئے

کھو تپاں ہے دماغ گرمی سے
مینہ ہے لو سچا خدا کے لئے

اے رسول خدا شفاعت میں
لب نازک ہلا خدا کے لئے

۱ چشم مسبل کی آرزو ہے یہی
اپنے قدموں لگا خدا کے لئے

غم فراق میں روتا ہوں یار بن تیرے
دل و جگر ہیں طپاں بیقرار بن تیرے

نہ پوچھ حال کہ کیا کیا گذرتی ہے مجھ پر
ہوا ہوں آہ ذلیل اور خوار بن تیرے

نہ دیکھا چین نہ آرام رات بھر جی کو
حرام آب و خورش ہے نگار بن تیرے

حقیقت اپنی میں آنکھوں کی خاک شرح کروں
برنگ ابر ہیں اشکبار بن تیرے

بیان حال مصیبت کو کیا کروں اے شہ
کٹی ہے محنت یہ لیل و نہار بن تیرے

ترے خیال نے دل سے بھلا دیا سب کچھ
مجھے تو شاق ہے سیر و شکار بن تیرے

الٰہی خیر ترے کونین میں قیامت کا
نہیں ہے کوئی مددگار بن تیرے

لکھوں اوصاف مختصر زباں کیسے
چلتے اس سخن عزیز زباں نہ کیسے کیسی

وہن پر جو آتا ہے نام محمد
جو ہین خانہ برباد عشق محمد
محمد حبیب خدا اور خدا بھی +
کھڑے ورد کرتے ہین حور و ملایک +
جلاتی ہے عشق محمد کی آتش

مزا لیتی ہے ہر زبان کیسے کیسی
ہین جنت مین اونچے مکان کیسے کیسی
مجھ عاصی کے ہین مہربان کیسے کیسی
گھر گھر مین ہین مہمان کیسے کیسے
چھپاؤن مین سوز نہان کیسے کیسی

مدینہ مین تسخیر کسطرح ہو نخوش
سناؤن مین یہ داستان کیسے کیسے

سردار دو جہان یہ سزاوار ہے درود
محفل ہے آج لائے ہین تشریف یان رسول
لو خوشی سے لٹتی ہے دولت ثواب کی
ہوتی ہے آج منت تلافی گناہ کی
عصیان سے لاعلاج مرض کی ہے یہ دوا
تنہا عزیز چھوڑ کے مرقد مین جاتے ہین
جنت نصیب جا گو کرے یہ ذکر خیر ہے
ہو کون کو زرق پیاسون کو آب حیات ہے

توڑو گل مراد کہ گلزار ہے درود
مژدہ لو پسند خاطر سرکار ہے درود
امیدو منو یہ رحمت غفار ہے درود +
واللہ سب عیوب کا ستار ہے درود
اکسیر از برائے گنہگار ہے درود
مومن کا ایسے وقتمین غمخوار ہے درود
چھوڑو نہ اسکو دولت بیدار ہے درود
نسخہ شفا کا از پئے بیمار ہے درود

تسخیر صدق دل سے جو پڑھتا ہے ایکبار
اللہ اوسپہ بھیجتا دس بار ہے درود

نبی جی ہمین ہے سہارا تمہارا
کہ رشتہ تمھیں ہو ہمارا تمہارا

نہ بھولونگا تا مرگ کلمہ تمہارا
نہ بھولوں کبھی نام پیارا تمہارا

پکڑ لونگا دامن بروز قیامت
کہے جاؤنگا مین تمہارا تمہارا

خدا کے ہو معشوق والی ہمارے
نہ کیون نام ہو سبکو پیارا تمہارا

تمھین چاہئے چاہو جسکو ہم چاہتے ہین
تمہارا ہمارا۔ ہمارا تمہارا

نکیرین سے گور مین جلد آنا
کہ ہو پہلے سبکو نظارا تمہارا

یہ جان لیلو اور دیدو اپنی محبت
کہ ہو جائے بدلا ہمارا تمہارا

وہی زندہ ہے جو کہ مرجائے تم پر
الٰہی نہ زندہ ہو مارا تمہارا

مجھے بدگمانی ہے کس کس کو کون
کہ عاشق زمانہ ہے سارا تمہارا

بلا لو بلا لو۔ خدارا بلا لو
کہاں تک یہ ہے مارا مارا تمہارا

ریاضت ہے دعوٰے نہ تقوےٰ پہ تکیہ
ہمارا سہارا۔ سہارا تمہارا

تصویر مصطفےٰ کی مین جلوے خدا کے ہین
تل تل مین نور معرفت کبریا کے ہین

دل سے غلام سید خیر الورٰی کے ہین
ہین مصطفےٰ ہمارے تو ہم مصطفےٰ کے ہین

ہم امتی جناب شفیع الورٰی کے ہین
نادان ہین گناہگار مگر بہر خدا کے ہین

مخلوق سے وہ شاہ خدا کے وزیر ہین
محبوب کبریا ہین شمع انبیا کے ہین

حوروں سے ہمکو کام نہ غلمان سے کچھ غرض
خواہان ہزار دل سے حبیب خدا کے ہین

عاشق خدا ہے جا ہو والی ہین جن و انس کے
روشن ہے دو جہان محمدؐ کے نام سے
منکر نکیر ہم سے سوال و جواب کیا کرین

بلبل ہزار گل خوش نما کے ہین
انوار چار سو ہین شمس الضحی کے ہین
عاصی ہین ہم رسول کے بندے خدا کے ہین

کیا وہ شمس رو ہے کہ پروانہ ہے جہان
تسخیر سب مزنقہ اک مہ لقا کے ہین

یا خدا داغ عشق مرد دے
یا الٰہی طفیل حضرت پاک
ہند مین زار ہے یہ عاشق زار
حبس سے باہر نہو خیال نبیؐ
جس مین درد نبیؐ نہ ہو یا رب
مجھکو حضرت کا شربت دیدار

دل مین عشق محمدؐ ہی بھر دے
سب خطائین مری عفو کر دے
کوئی حضرت کو یہ خبر کر دے
مرے اللہ مجھکو وہ پر دے
ایسے دلکی جگہہ تو پتھر دے
زاہدون کو تو جام کوثر دے

ہے یہ آمر اوکی دعا یا رب
کچھ نہ دے الفت پیمبرؐ دے

بلا شک شفیع جہان ہین محمدؐ
فلک پر جانِ جہان ہین محمدؐ
شہ ہر دو عالم مین مولا ہمارے
چلو مرکے بل ہوئے بزم ولادت

ظہور زمین و زمان ہین محمدؐ
جہا نمین خدا کے نشان ہین محمدؐ
حبیب خدائے جہان ہین محمدؐ
کہا ہین بزم مین جہان ہین محمدؐ

شفیع دو عالم ہیں خیر الورا ہیں
غرض خلق کے مہربان ہیں محمدؐ

خدا کے ہیں محبوب امت کے والی
شہنشاہ کون و مکان ہیں محمدؐ

مجھے دل سے بھاتا ہے ذکر حبیبؐ
سرِ دین دنیا ہیں جان ہیں محمدؐ

غزل

اللہ کی نظر میں نبی ہیں چڑھے ہوئے
رتبے نبیوں میں سارے جہاں سے بڑے ہوئے

کہتے ہیں انبیا ہے ذکر حبیب خدا نہو
آنکھوں پہ شکر و نبی ہیں پردے پڑے ہوئے

روزِ ازل تھا یا رسول انکو نام حق
او شاہ انبیا کے سر سے سب پڑے ہوئے

ہم ہیں گنہگار خطا میں تو ہوتی ہیں
رحمت کے آسرے پہ گھر میں اڑے ہوئے

پڑھتے ہوں روزِ حشر الٰہی یہی غزل
سب امتی حضور خدا میں کھڑے ہوئے

ہمیں جان و دل سے ہے پیارا محمدؐ
محمدؐ کے ہم ہیں ہمارا محمدؐ

محمدؐ کی خاطر کیا ہمکو پیدا
ہمارے لئے ہے اتارا محمدؐ

زہے فخر امت یہ رشتہ تو دیکھو
حبیب خدا اور ہمارا محمدؐ

نہ جنت کو جاؤں نہ حوروں کو دیکھوں
مجھے ہے تمہارا سہارا محمدؐ

محمدؐ کو ہے ایسی امت سے الفت
اوسے طرح ہے حق کو پیارا محمدؐ

کلام محمدؐ ہے تفسیر قرآن
خدا کا ہے اور اشارا محمدؐ

دلاتا ہے کیا ہمکو دوزخ سے آزاد
ہے جنت کا مالک ہمارا محمدؐ

میں عاجز ہوں دردِ محبت سے حضرت — بتادو مجھے کوئی پیارا محمد ﷺ

نکلتی نہیں جان صورت دکھادو — کرو اب مرا دارا نیارا محمد ﷺ

بُرا یا بھلا ہوں جو کچھ ہوں سو ہوں میں — ولے کلمہ گو ہوں تمہارا محمد ﷺ

کسی کو ہے طاعت سے امیدِ بخشش — مجھے ہے تمہارا سہارا محمد ﷺ

سوالِ نکیرین میں میرے منہ سے — مزا ہیلے نکلے دوبارا محمد ﷺ

نہ بھولوں میں تا مرگ نامِ محمد ﷺ — گلے میں ہو جان لب پہ پیارا محمد ﷺ

نہ ہنگامِ محشر میں کہتا پھرونگا — مجھے جان و دل سے ہے پیارا محمد ﷺ

فرشتوں سے اُس وقت فرمائیگا رب — بلا لو یہ کس نے پکارا محمد ﷺ

جو پوچھیگا خالق تو امت ہی کی — پکڑ لونگا دامن تمہارا محمد ﷺ

بلا لو مدینے میں مجھکو خدارا
میں کب تک پھروں مارا مارا محمد ﷺ

شتاب آؤ کہ ہیں صرفِ انتظار آنکھیں — لگی ہیں در کیطرف تمھوستیں ہزار آنکھیں

کرو ظہور کہ دل شاد ہوں محبوں کے — ملیں پیر پائے مبارک پہ بار بار آنکھیں

خبر ہے شرطِ حریفانِ عشق کا یہ حال — کہ جیت سے لگ گئیں اہو شاہ نامدار آنکھیں

یہ عشق عارضِ مولا نے پہل دیا مجھکو — ابھی سے دیکھتی ہیں خلد کی بہار آنکھیں

وہ دن بھی ہو کہ زرِ داغ نذر دی ہیں دل — قدم پہ اشک کے گوہر کریں نثار آنکھیں

اجل بھی منتظر انکو جو بے خبر ہیں آئے — اُگینگی صورتِ نرگس سرِ مزار آنکھیں

امیر شاہ ضعیفون کو دین اگر قوت
نکالین شیر کے اطفال شیر خوار آنکھین

بنی جی ہمین ہے سہارا تمہارا
کہ رشتہ عجب ہے ہمارا تمہارا +

خدا کے ہو معشوق والی ہمارے
نہو نام کیون ہم کو پیارا تمہارا

تمہین چاہیے جو دو سکو ہم چاہتے ہین
تمہارا ہمارا - ہمارا تمہارا

یہ رسوائی ہے کسکی عالم مین دیکھو
کہ عاشق پہرے ہے مارا مارا تمہارا

کسی کو خبر کیا ہے گو دیکھتے ہین +
مجھے کہل گیا بہید سارا تمہارا

جگہہ تہوڑی سی مجھکو دیوے گا مولا
کہ ہے باغ جنت اجارا تمہارا

کرم کی نظر کیجئے دلحزین پہ
بنی جی مجھے ہے سہارا تمہارا

من تصنیف جناب سید محمد علی صاحب منشی سیونگ بل دربار جاورہ

یارب یہ بندہ بے سر و سامان رہ نجائے
دلمین مدینہ جانیکا ارمان رہ نجائے

روز جزا حضور کہینگے خدا سے یہہ
بخشش سے آج کوئی مسلمان رہ نجائے

یثرب کو چل رہی ہین خبردار دیکھنا
اب آرزو کوئی دل نادان رہ نجائے

محشر مین کہہ رہے ہین خدا سے رسول پاک
محروم عفو کوئی مسلمان رہ نجائے

کوثر پہ ہے رسول خدا کو یہ اضطراب
پیاسا کہین کوئی مرا مہمان رہ نجائے

یارب مدد کہ قصد زیارت کا ہے مرا
بندہ یہ زاد راہ سے حیران رہ نجائے

ہوں اضطرار شوق مدینہ سے جان بلب
روضہ پہ آپ کے وہ اگر مضطر جو پہونچے تو

ای موت صبر کر کہ یہ ارمان رہ نہ جائے
ارکان ہوں سب ادا کوئی نقصان رہ نہ جائے

افسوس پر ہو لطف و کرم کی نظر شہا
الفت میں آپ کے یہ پریشان رہ نہ جائے

کمترین من سید حمید حسن قیس سنبھلی مولف گلدستہ ہذا

طپاں ہوں ہجر احمد میں مصیبت اسکو کہتے ہیں
مدینے سے پڑا ہوں دور آفت اسکو کہتے ہیں
جھکا دے سر کو سجدے میں شہادت اسکو کہتے ہیں
پسر راہ خدا میں دے سخاوت اسکو کہتے ہیں
گنہگاروں کو حق سے آپ حضرت بخشوا لائے
عنایت اسکو کہتے ہیں شفاعت اسکو کہتے ہیں
مقر کوئی نبی کا ہے کوئی منکر نبی کا ہے
سعادت اسکو کہتے ہیں شقاوت اسکو کہتے ہیں
رخ حضرت کو آئینے سے نسبت دی نہیں سکتا
بہت ششدر رہوں دل ہی دل میں حیرت اسکو کہتے ہیں
مرے سینہ میں گنج عشق احمد ہے غنی ہوں میں
خبر ہے تم کو اے زر دار دولت اسکو کہتے ہیں

نظر رضوان کی پھر ادھر بھی نہین ہے کوے احمدؐ سے
ذرا اے زاہدو دیکھو تو جنت اسکو کہتے ہین
محمدؐ نے ثنا سے کر لیا اللہ کو راضی
عبادت اسکو کہتے ہین ریاضت اسکو کہتے ہین
رہی یاد امتِ عاصی کی حضرت کو لحد مین بھی
کفالت اسکو کہتے ہین حمایت اسکو کہتے ہین
کوئی دم وصفِ احمدؐ سے مرا خالی نہین جاتا
ثنا خوان ثنا خوانی کی الفت اسکو کہتے ہین
سخنور نظم بسمل سُنکے کہتے ہین سرِ محفل
فصاحت اسکو کہتے ہین بلاغت اسکو کہتے ہین

من تصنیف جناب سید رشید حسن صاحب رشید لبیر مؤلف گلدستہ ہذا

نہ افسون نے مارا نہ جادو نے مارا
مجھے آپکی چشم ابرو نے مارا
سمن نے نہ گل نے نہ خوشبو نے مارا
مجھے آپ کے عطر گیسو نے مارا
مجھے سانس لینی کی فرصت کہان ہے
غمِ عشقِ احمدؐ مجھے تو نے مارا
جبھے سرو احمدؐ مجھے یاد آیا
مجھے فاختہ تیری کوکو نے مارا
قیامت کو کہتا یہی مین اٹھونگا
مجھے آپکے سرو دلجو نے مارا
پیارے نبی کی جو خوشبو ہے اسمین
مجھے اس گلِ تر کی خوشبو نے مارا

وہ نیچی نگاہیں اور اور تبسم
بیابان یثرب کی کیا گفتگو ہے

مجھے اوس پیارے کی اس خو نے مارا
وہاں کے مجھے ایک آہو نے مارا

شب تار فرقت نے کیا تار باندھا
رشید آپکے تار گیسو نے مارا

من تصنیف جناب بخش صاحب حنفی بریلوی مہر کوں تلمیذ حکیم سید
حمید حسن صاحب طلہ رامپوری مولف گلدستہ ہدایت مقیم جاورہ

عشق ہی کو تو مدینہ کا ہی چین آئے کہان
اب یہاں دلکو نہ بہلائے تو بہلائے کہاں

دل ہی بیتاب مدینہ کی زیارت کے لئے
شوق وہاں مجھکو نہ لیجائے تو لیجائے کہاں

ہی مدینہ مین شہ کون مکان جلوہ فزا
چین دلکو نہ وہاں آئے تو پھر آئے کہاں

باغ یثرب مین کرم ہی وہاں ابر کرم
نخل امید نہ برلائے تو پھر لائے کہاں

بعد کعبہ ہی مدینہ کو شرف عالم مین
سر کے بل یاں ہی نہ وہاں جائے تو پھر جائے کہاں

ہین وہ محبوب خدا کا دہنین عزت ہی خدا
عرش اعلی پہ نہ بٹھلائے تو بٹھلائے کہاں

نائب خالق عالم کی ہے زخمی یہہ بزم
رحمت حق نہ یہاں آئے تو پھر آئے کہاں

من تصنیف جناب مخدوم و مکرم جناب و استاد مجاز ولاو رعلیصاحب ولا مہر کون بریلوی

مرے دلمین ہے آرزوئے مدینہ
کہ ہے رشک فردوس کوئے مدینہ

بہت جلد یثرب مین میرا گذر ہو
ان آنکھوں سے دیکھوں مین روئے مدینہ

زبس دلکو ہے اشتیاقِ زیارت
خدا جلد لیجائے سوئے مدینہ

درودِ مبارک وظیفہ ہو میرا
زبان پر رہے گفتگوئے مدینہ

وہ عرشِ بریں سے ہی رتبہ میں برتر
فلک پست ہے روبروئے مدینہ

نہ ہے فکرِ دوزخ نہ پروائے جنت
شب و روز ہے جستجوئے مدینہ

محمدؐ سے کعبہ کو حاصل ہے عزت
محمدؐ سے ہے آبروئے مدینہ

مرے سر میں سودائے عشقِ نبی ہو
مرے لب پہ ہو ہاؤ ہوئے مدینہ

دلا در پہ ہو مہرباں یا الٰہی
شہنشاہ فرخندہ خوئے مدینہ

من تصنیف جناب حافظ منیر الدین احمد صاحب بیرسٹر ایٹلاو آنریری مجسٹریٹ
کیمپ مصنف سراج المنیر

زینتِ یٰسین توئی زیبائشِ طٰہٰ توئی
صاحبِ معراج سبحان الذی اسریٰ توئی

مرحبا صلِّ علیٰ روشن جہان از نورِ تو
خسروِ شہرِ مدینہ رونقِ کعبا توئی

رحمۃ للعالمین ای ذیشان پاکِ تو
لیک آن را مرہمِ ہستی والیِ مولا توئی

ای خوشا بختی کہ حبِ تو قرینِ جانِ ما ست
در دلم پنہاں توئی در جانِ ما پیدا توئی

نعتِ پیغمبر منیر از شمسِ تبریزی شنو
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سیدا اعلیٰ توئی

ای صلِّ علیٰ دیدہ سر اسرارِ محمدؐ
ہر مردمکِ چشم ہے پیا رحمت

ماتھے پہ ہے قشقہ تو بدن پر ہے ملی خاک
پہنے ہوئے پھرتا ہوں میں زنارِ محمدؐ

معراج میں تھا رتبہ ملائک کو اسی کا
جبریلِ امین تھا غاشیہ بردارِ محمدؐ

کیا مجھکو نکیرین ڈرائینگے لحد میں
میں دل سے کئے بیٹھا ہوں اقرارِ محمدؐ

کام آئیں مرے کوچۂ بطحا کی ہوائیں
ملجائے اگر دولتِ دیدارِ محمدؐ

اے بخت رسا دیکھ نہ چھپ جائیے کہنا
جب گرم قیامت میں ہو دربارِ محمدؐ

ہر بات یہ سچ احمدؐ بے میم احد ہے
ہے عین عرب مظہرِ اسرارِ محمدؐ

تا حشر نہ یہ آگ بجھے جان و جگر کی
اے تشنگیٔ حسرتِ دیدارِ محمدؐ

ہے حضرتِ خالق میں منیرؔ اب تو یہی عرض
وہ دن ہو کہ کہلاؤں میں زوّارِ محمدؐ

شرحِ واللیل ہے وہ زلفِ دوتا آج کی رات
والضحیٰ ہے رخِ تاباں کی ضیا آجکی رات

داورِ بابِ اجازت ہے جو چاہو مانگو
ہاں جھکا کر سرِ تسلیم و رضا آج کی رات

چھا گیا مہرِ محمدؐ کا زمانہ میں نور
مٹ گئی کفر کی عالم سے گھٹا آجکی رات

قابَ قوسین کے معنے ہوئے معراج میں حل
پردۂ میم جو احمد سے اوٹھا آجکی رات

کھل گئے آپ پہ اسرارِ الٰہی سارے
کحلِ مازاغ جو آنکھوں میں لگا آجکی رات

انبیاؑوں میں یہ چرچا ہے کہ کون آتا ہے
کیوں کشادہ ہیں درِ صدق و صفا آجکی رات

آمنی جان لئے پھرتے ہیں ہاتھوں پہ منیرؔ
آئے لیجائے سوئے عرش قضا آجکی رات

من تصنیف جناب سید مہدی شاہ عرف جناب سید عیسیٰ میاں صاحب عیسیٰ بریلوی

نہ کسطرح سے تماشائے چشم یار ہوں میں — ہجوم داغ سے خود صورت بہار ہوں میں
مری مزار پہ چھایا ہے جو گل نرگس — کسیکی نرگسی آنکھوں کا انتظار ہوں میں
جو سر بریدہ تڑپتا ہوں صورت بسمل — یہ کسکا کشتۂ شمشیر آبدار ہوں میں
مری جبلی ہو کیونکر نہ بوئے خلق حسن — علی کی آل ہوں زہرا کا جانثار ہوں میں
اسی آفتاب قیامت نگاہ کم سے نہ دیکھ — جلا دوں دامن محشر کو وہ شرار ہوں میں

گلونکے دستے ہیں سینے میں دلمیں آہ کے جوق
جنون کی فوج کا پہلے سپہدار ہوں میں

من تصنیف جناب حافظ محمد زین العابدین صاحب حافظ گلشن آبادی عرف جاورہ

خورشید قمر کی ہے چمک اور ضیا اور — محبوبیت چہرۂ والشمس ضحیٰ اور
گو مہر منیر فلک حسن ہیں یوسفؑ — پر احمدؐ مرسل تو ہیں کچھ نام خدا اور
یہ زلف محمدؐ کا ہے سودا مری دلمیں — سودائی بنا مجھکو مری بخت رسا اور
مجنون کو ترے خاک ہو فردوس میں تسکین — لیلائے مدینہ ہے مدینہ کی ضیا اور
کہدو کہ ہے بیفائدہ تدبیر مسیحا — ہے اسکو مرض اور ہی کچھ اسکی دوا اور
زلفوں کی مہک اور سنبل کی لپٹ اور — گر مشک ختن اسکو کہوں ہے خطا اور
ہے نکہت ارم عشق نبی سے مرا سینہ — گل اسمیں ہیں کچھ اور ثمر اور ہنر اور

تفسیر ہے والشمس و قمر کی تری صورت — واللیل کہاں گیسوئے مشکین کے سوا اور
قسمت مری و عشق ترا داد ہی قسمت — اب و شفا ہو یہ بھی دکھا ہو یہ دعا اور
محو رخِ احمدؐ نہ ہوں کیوں عرشی و فرشی — وہ حسن ہے تجھ میں اور حیا اور

مشتاق ہے حافظ تری شیریں نگہہ کا
ہو اک نظر نرگس مازاغ و طغےٰ اور

چشمِ مازاغ و طغےٰ موسیِ عمران کب تھا — روئے والشمس و ضحیٰ یوسفِ کنعان کب تھا
یا نبی انت و امی مدنی العربی — ہاشمی مطلبی دوسرا انسان کب تھا
ہمسرِ صورتِ والشمس و قمر نامِ خدا — مہرِ تابان تھا کہاں مہرِ درخشان کب تھا
گلِ گلزارِ رسالت یہ برنگِ احمدؐ — دوسرا اور نوا سنج خوش الحان کب تھا
ناطقِ وصفِ محمدؐ ہے کلام اللہ — اور نبیوں کا خدا ایسا ثنا خوان کب تھا
ہیں زمانہ میں بہت شہرتِ قُم قُم لیکن — سنگ زیر و نیہ دمِ عیسیِ دوران کب تھا
ابرو میں لب و دندانِ محمدؐ سے فزوں — لعل و یاقوت کہاں گوہرِ غلطان کب تھا
تھے اولوالعزم رسل تا بہ یوم فخرِ رسل — مگر ان سب میں کوئی ختمِ رسولان کب تھا
مو بمو زلفِ محمدؐ کا ہے سر میں سودا — ورنہ دل میں خلشِ حسرتِ ارمان کب تھا
تیرا ممنون ہوں پہلی غمِ احمدؐ تجھ سے — دلِ بریان تھا کہاں دیدۂ گریان کب تھا

مرہمِ وصل نہ یکدم دلِ زخمی پہ کبھی +
قسمتِ حافظِ خستہ تجھے شایان کب تھا

سلام

من تصنیف گوہر رحیم حکیم سید حمید حسن صاحب رامپوری مقیم جاورہ
مؤلف گلدستہ ہذا

صلوٰۃ سلام صلوٰۃ سلام — علیک الصلوٰۃ نبی السلام
شفیع الوریٰ یا سلام علیک — خلیل خدا یا سلام علیک
شفیق غریبان امام امم — سراج ہدیٰ یا سلام علیک

صلوٰۃ سلام صلوٰۃ سلام
علیک الصلوٰۃ نبی السلام

تو ای عاصیان را شفیق و شفیع — بروز جزا یا سلام علیک
تو ای رحمت عالمین بالیقین — حبیب الٰہ یا سلام علیک

صلوٰۃ سلام صلوٰۃ سلام
علیک الصلوٰۃ نبی السلام

بہر دو جہان بادشاہی ترا — تو ای رہنما یا سلام علیک
بہار ریاض زمین و زمان — تو ای بے بہا یا سلام علیک

صلوٰۃ سلام صلوٰۃ سلام
علیک الصلوٰۃ نبی السلام

رسول مکرم حبیب خدا — نبی الوریٰ یا سلام علیک

فضیلت تراہر دو عالم رشیدہ ۔ تو حاجت روا یا سلام علیک

صلوٰۃ سلام صلوٰۃ سلام
علیک الصلوٰۃ اے نبی السلام

غیاث الخلائق غریب النواز ۔ تو لی مدعا یا سلام علیک
نگاہ کرم بر سہبل نحیف ۔ کریم السخا یا سلام علیک

صلوٰۃ سلام صلوٰۃ سلام
علیک الصلوٰۃ اے نبی السلام

دیگر

السلام اے افتخار مرسلان ۔ السلام ای ہمائے انس جان
السلام اے سرور پیغمبران ۔ السلام ای بادشاہ دو جہان
السلام اے رحمت للعالمین ۔ السلام ای مہبط روح الامین
السلام ای نور یزدان السلام ۔ السلام ای شمع عرفان السلام
السلام اللہ کے پیارے السلام ۔ ای مری آنکھوں کے تارے السلام
یا رسول حق ہو غمین خاطر ملول ۔ عرض میری کیجئے اسدم قبول
آپکا مخلص یہ حاضر اسدم ظہور ۔ التماس بیکسان سنئے حضور
آپ کی کاین سگ در گاہ ہون ۔ آپ ہی کا ہین گدا یا شاہ ہون
لو گناہون مین سراپا مبتلا ۔ آسرا ہے آپکا یا سیدا

چشمِ رحمت سے نظر کیجے ادہر — دیکہئے میری طرف بہی اک نظر

بس نگاہِ رحم اب درکار ہے — اک نظر میں میرا بیڑا پار ہے

سخت دنیائے دنی میں ہوں پہنسا — کیجئے حق میں مرے حق سے دعا

قبر کا کہٹکا لگا ہے رات دن — کون حامی ہے وہاں کا آپ بن

ہول محشر کا بڑا ہے دغدغا — ہے قیامت کو تمہارا آسرا

حضرتِ آدم سے تا عیسیٰ نبی — نفسی نفسی کہتے ہونگے سبہی

امتی فرمانے والے آپ ہیں — غم ہمارا کہانے والے آپ ہیں

ہے وسیلہ آپ کا کافی مجہے — اسلئے ہے امیدِ رحمت آپ سے

جب تلک دنیا میں میں زندہ رہوں — آپ کی الفت میں پایندہ رہوں

ہے یہی حسرت یہی ارمان کمال — خواب میں دیکہوں دینکا جمال

روئے زیبا دیکہکر میں آپ کا — چونک اوٹہوں کہتا ہوا صلِّ علیٰ

مرقدِ انور کی زیارت ہو حصول — کیجئے یہ التجا میری قبول

طیبہ طیب میں میں جا کر رہوں — اور بقیعِ پاک میں مدفون ہوں

روز و شب حضرت کا دم بہرتا رہوں — آپ کے نام پر مرتا رہوں

خاتمہ بالخیر ہو اسلام پر
دم بہی نکلے آپ ہی کے نام پر

آج وہ نورِ خدا پیدا ہوئے — آج وہ بہرِ سخا پیدا ہوئے

جن سے روشن ہوگیا سارا جہان
آج وہ بدر الدجےٰ پیدا ہوئے

جن سے تاریکی جہاں کی مٹ گئی
آج وہ شمس الضحےٰ پیدا ہوئے

حامد و محمود ہے جنکا لقب
وہ محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے

نور کا چاروں طرف ہے اب ظہور
مظہر نور خدا پیدا ہوئے

اُمتِ عاصی کے جو ہیں دستگیر
وہ حبیب کبریا پیدا ہوئے

کہو لکر آخوشہا جان اے مومنو
لو محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے

خاتم پیغمبران پیدا ہوئے
افتخار مرسلان پیدا ہوئے

جنکی خبر موسےٰ نے دی
وہ نبی باعز و شان پیدا ہوئے

وہ ہوئے پیدا کہ جنکی واسطے
سب زمین و آسمان پیدا ہوئے

تشنہ لب عیسیٰ تھے جنکی بات کے
وہ لب کوثر نشان پیدا ہوئے

اولین و آخرین کے پیشوا
مقتدائے مرسلان پیدا ہوئے

کیوں نہو افلاک پہ نازان زمین
مرجع قدسیان پیدا ہوئے

ہے محمد اور احمد ہے نام
وہ شفیع عاصیان پیدا ہوئے

امتِ آخر زمان کے واسطے
موجب امن و امان پیدا ہوئے

اہلِ ایمان ہیں بہم گرم نوید
قاسم خلد و جنان پیدا ہوئے

لوا ڈٹہو تعظیم کو فخر زمان پیدا ہوئے
نور حق محبوب جان جہان پیدا ہوئے

کیوں نہ اس مولود پر خوش ہون ملائک جن و انس
جنکے صدقے مین زمین و آسمان پیدا ہوئے

وہ مکان اک کعبۂ مقصود ہے کونین کا
جس مکان مین وہ مکین لا مکان پیدا ہوئے

امت عاصی کی اب کیا بات ہے صل علیٰ
امتی گویا شفیع امتان پیدا ہوئے

حورین کہتی تہین چلو جلدی مبارکباد کو
آمنہ بی بی کی جا ہے انس جان پیدا ہوئے

گر گیا ایوان کسریٰ لات پر لاتین پڑین
جب وہ شاہ بحر و بر عالی مکان پیدا ہوئے

تہے جو عبد اللہ مکے مین قریشی اک رئیس
آج اونکے گہر مین ختم مرسلان پیدا ہوئے

اے شہنشاہ روزگار سلام
اے خدائی کے افتخار سلام

حضرت آمنہ کے لخت جگر
اے حلیمہ کے شیر خوار سلام

راحت جان حضرت آدم
بی بی حوا کے یادگار سلام

مطلب دل چمن کے سرو سہی
باغ ہاشم کے گلعذار سلام

اے حبیب خدا شفیع امم
ایک سے تحیہ لاکہہ بار سلام

میری جانب سے تا قیامت ہون
سیکڑون لاکہون بیشمار سلام

دلفگار دکہے مرہم خاطر
اے تسلی جان زار سلام

راتدن جی یہ چاہتا ہے مرا
تحیہ بہیجون مین بار بار سلام

آل و اصحاب پاک پر یا رب

پہنچے اونپر یہ پانچ چار سلام

ہر مرض کی دوا درود شریف
دافع ہر بلا درود شریف

اوسکا بیشک مقام جنت ہے
جسنے دل سے پڑھا درود شریف

عاصیوں کے لئے یہی بس ہے
درد دل کی دوا درود شریف

مغفرت پر نظر ہماری ہے
آسرا حشر کا درود شریف

حاجتیں سب روا ہوئیں اوسکی
جسنے دل سے پڑھا درود شریف

جس لئے جو پڑھے وہ حاصل ہو
ہے یہ عقیدہ کشا درود شریف

مرتبہ کیا رقم ہو صلّ علیٰ
عرش پر ہے لکھا درود شریف

مسدس مؤلف گلدستہ ہذا

اکبار پھر اے خانہ بر انداز نگاہ ہے
بیمار ہوں از چشم فسونساز نگاہ ہے

ہاں پھر اوسی مستی و انداز نگاہ ہے
مرتا ہے ترا عاشق جانباز نگاہ ہے

وز دیدہ نگندی بمن از ناز نگاہ ہے
قربان نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے

معروف نظارہ تو کوئی با دیدہ وا ہے
بیخود کوئی مست نگہ ناز کھڑا ہے

مجذوب کمیند رشت کوئی بڑ مار رہا ہے
القصہ ہر اک شخص کے لب پر یہ صدا ہے

وز دیدہ نگندی بمن از ناز نگاہ ہے

قربان نگاہے توشوم بازنگاہے

بیٹھا ہون اسی حال مین با دیدہ وا ہے
شاید کہ گذر ہو ترا اس راہ سے گاہے

دائم بلبم میرسد ہر بار زآہے
ہر بار نہین تو نہ سہی گاہے بگاہے

زرحیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے توشوم بازنگاہے

بیٹھا ہے کوئی خاک یہ آسن کو جمائے
استادہ ہے دنیا سے کوئی ہاتھ اوٹھائے

بیہوش پڑا ہی کوئی ہستی کو مٹائے
کرتا ہے کوئی عرض یون گردن کو جھکائے

زدیدہ فگندی بمن ناز نگاہے
قربان نگاہے توشوم بازنگاہے

مازاغ بھری آنکھو کا مستانہ ہے کوئی
شمع رخ پر نور کا پروانہ ہے کوئی

برق شرر طور کا دیوانہ ہے کوئی
یون نالہ کنان پر درجانانہ ہی کوئی

زدیدہ فگندی بمن ناز نگاہے
قربان نگاہے توشوم بازنگاہے

ہان تیر نظر کی کماندار ادہر بہی
ہان خنجر ابرو کا ہو اک وار ادہر بہی

قربان ترے ایسے دلدار ادہر بہی
رہجائے نہ یہ طالب دیدار ادہر بہی

زدیدہ فگندی بمن ناز نگاہے
قربان نگاہے توشوم بازنگاہے

کہتا ہے کوئی بندہ یہ زر ہوں تمہارا
چلاتا ہے کوئی مری جانب ہو اشارا
فریاد کوئی کرتا ہے یوں نظروں کا مارا
شاہا چہ عجب بنوازند گدارا

در دیدہ نگندی ہمیں از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

دیکھا تو دریار پہ ہنگامہ ہے برپا
جانبازوں کا جمگھٹ ہے دل آزاروں کا میلا
بسمل کوئی بیدم کوئی اور کوئی سسکتا
اور کوئی جگر تھام کے یوں کرتا ہے نالا

در دیدہ نگندی ہمیں اُن ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

من تصنیف جناب ولی اللہ صاحب مذاق بدایونی تلمیذ ذوق دہلوی ++

کیا کہوں آہ یا رسول اللہ
قصۂ غم ہے طول کیا کہئے
غم ہے جانکاہ یا رسول اللہ
قصہ کوتاہ یا رسول اللہ

ربِ سلم علی رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

اللہ اللہ تم سے ہے واللہ
مہر گردوں کے ترے ذرے ہیں
تم ہو باللہ یا رسول اللہ
مہر اور ماہ یا رسول اللہ +

ربِ سلم علی رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ +

راہ تکتا ہو تیر سے نکلے گی + کچھ نہ کچھ راہ یا رسول اللہ
گم ہو اللہ کے نبی و رسول نبی اللہ یا رسول اللہ

رب سلم علی رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

بادشاہوں کا بادشاہ ہے تو یا شہنشاہ یا رسول اللہ
دم ہے آنکھوں میں کب تک دیکھوں میں تری راہ یا رسول اللہ

رب سلم علی رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

ہو ماشا خدا کی قدرت کا ماشاء اللہ یا رسول اللہ
واہ کیا خوب ہے حبیب اللہ خوب ہو واہ یا رسول اللہ

رب سلم علی رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

کیا ہے واللہ تیرا جاہ و جلال اللہ اللہ یا رسول اللہ
خضر کو باوجود آب حیات ہے تری چاہ یا رسول اللہ

رب سلم علی رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

کام دل چاہتا ہے خاطر خواہ حسب دلخواہ یا رسول اللہ

ہو گئی خوب واہ واہ مشہور — تیری افواہ یا رسول اللہ

رب سلم علیٰ رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

نام سنتے ہیں شکل بھی دکھلا + — نام اللہ یا رسول اللہ
پڑھ رہا ہے مذاق صلِ علیٰ — رحمت اللہ یا رسول اللہ

رب سلم علیٰ رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

من تصنیف جناب نور الدین احمد صاحب علوی کیفی کاکوروی مقیم کیمپ مئو +

یہ عالم ہے تن اور جان ہے محمدؐ — حبیب خدائے جہان ہے محمدؐ
بنائے زمین و زمان ہے محمدؐ — شہنشاہ کون و مکان ہے محمدؐ
گلستانِ قدرت کا نخلِ تمنا — بہار ریاض جنان ہے محمدؐ
حکومت ہے دنیا و عقبیٰ میں اس کی — یہاں ہے محمدؐ وہاں ہے محمدؐ
نہ ہوتا محمدؐ یہ دنیا نہ ہوتی + — خدائی کا نام و نشان ہے محمدؐ
جہاں دیکھئے بس وہی جلوہ گر ہے — کوئی کیا بتائے کہاں ہے محمدؐ
نہ صنوبر نہ شمشاد قد ہے — گلستاں میں سرو رواں ہے محمدؐ

برہمن تو کیا دیکھتا ہے اگر تجھکو دیکھیں
نہیں کوئی شک حق ہے ارشاد تیرا
چھپا ہے وہ ہی آشکارا ہی ہے

کہیں شب بھی رشکِ تابان ہے محمدؐ
حقیقت میں حق کی زبان ہی محمدؐ
نہان ہے محمدؐ عیان ہے محمدؐ

خداوند عالم کی رحمت سے کیفی
ترے حال پر مہربان ہے محمدؐ

محبت دلسی اسم پاک پر صلِ علیٰ پڑھیے
سیاہی دل کی جائے اور نورِ معرفت آئے
چلیں غلمان غلامی میں رہیں حوریں کنیزی میں
زبان پر بزم میں جب نام آجائے محمدؐ کا
گہن کا عارضہ جائے نہ ابرِ غم کبھی چھائے
درِ رحمت کھلے فوراً اجابت دوڑتی آئے
سراسر ہیچ گل ہیں بو حضرت کی پسینے کی
بلا ٹل جائے آفت دور رہ آسان مشکل ہو

جہاں تک ہو سکے شام و سحر صلِ علیٰ پڑھیے
صفائی قلب حاصل ہو اگر صلِ علیٰ پڑھیے
اگر مطلوب ہو جنت میں گھر صلِ علیٰ پڑھیے
معاً اے اہلِ محفل سر بسر صلِ علیٰ پڑھیے
اگر دن رات اے شمس و قمر صلِ علیٰ پڑھیے
زبان بے اثر ہو پر اثر صلِ علیٰ پڑھیے
مناسب ہے کہ خوشبو سونگھ کر صلِ علیٰ پڑھیے
اگر درپیش ہو خوف و خطر صلِ علیٰ پڑھیے

دعا مقبول ہو مقصودِ دلی موصول ہو کیفی
نہیں اس سے وظیفہ خوب تر صلِ علیٰ پڑھیے

زراہ کعبہ مدینہ پہونچے اٹک اٹک کر اٹک اٹک کر —
ملا ہے مشکل سے کوئے جاناں بھٹک بھٹک کر بہک بہک کر

براے عشاق سوختہ تن قبر سے ڈہونڈینگے لیکے تو سن
اوٹھینگے قبر سے جب وہ دامن جہٹک جہٹک کر جہٹک جہٹک کر

ہوئی گناہوں سے سخت ذلت یہی ہے جی میں سمائی حضرت
کہ جان دیدوں سر ندامت ٹپک ٹپک کر ٹپک ٹپک کر

مزہ ہے دنیا ہزار دل میں دکہا رہا ہے بہار دل میں
کسی کی الفت کا خار دل میں کہٹک کہٹک کر کہٹک کہٹک کر

بصد ادب اور بصد لطافت تری گلی میں بس از اجازت
بہار آئی دولہن کی صورت ٹہمک ٹہمک کر ٹہمک ٹہمک کر

چلے جو معراج کو پیمبر تو کیا آسمان تہا فلک کے اوپر
دکہا رہے تہے بہار اختر چہٹک چہٹک کر چہٹک چہٹک کر

بجا ہے کیفی کو شاہ والا لبہائے لیتی ہے دلکو شاہا
یہ زال دنیا بصد تمنا مٹک مٹک کر مٹک مٹک کر

نتیجۂ طبع جناب محمد علی صاحب شاغل ڈپٹی کوتوال پولیس دربار جاورہ تلمیذ
حضرت بسمل رامپوری مقیم جاورہ

رسولوں کا افسر ہے سرور ہمارا — حبیب خدا ہے پیمبر ہمارا
گلستاں کی اے بلبلو اصل کیا ہے — بہار ارم ہے گل تر ہمارا
سگے جامیں ہم خدا مان نہیں ہیں — بہلا یہ کہاں تہا مقدر ہمارا

خدا سے دعا ہے کہ جب جان نکلے
نرفتہ آستانہ بہ پیر سرِ ما را

غنی کر دیا ہے قناعت نے ہمکو
توکل است گنجینہ نقد ما را

بلا خضر راہ خدا ہمکو احمدؐ
سلیمان ہست بخت سکندر ما را

نبی کی شفاعت پہ تکیہ ہے ہمکو
خدا است مختار اندر حشر ما را

حقیقت محمدؐ کی پوچھی جو دل نے
صدا غیب سے آئی دلبر ما را

بیابان یثرب میں عشق سے شاغل
بہشت بریں میں ہے گھر ہمارا

ہمی تصنیف جناب سید محمد شاہ صاحب نائل رامپوری پدر مؤلف

دیدار کبریا ہو جو مصطفیٰؐ کو دیکھے
پردے میں آدمی جو نورِ خدا کو دیکھے

خلقت کی آنکھ کیا ہے جب چشم عاشقی ہے
اللہ تیرے حسن و ناز و ادا کو دیکھے

وا ہو جو چشم حق بین دیدار مصطفیٰؐ ہے
انسان کل برابر ارض و سما کو دیکھے

یوسف کو بھول جائے گر خواب میں زلیخا
حسنِ حبیب خالق صلِ علیٰ کو دیکھے

حاصل جو معرفت ہو پیغمبر خدا کی
ممکن نہیں کہ انسان پھر ماسوا کو دیکھے

روح جو درِ جنت اُٹھا کے یہیں قربان
کم بخت ہیں جو اسکی کوئی بادِ صبا کو دیکھے

امت میں اوسکے ہیں جو ہے حبیب خالق
رحمت خدا کی کیونکر میری خطا کو دیکھے

اس شوق سے مدینہ جو دیکھتے ہیں
بیمار جسطرح سے دار الشفا کو دیکھے

یہ منزہ ہوا کہ جنت میں جا بیٹھیں
اکبار خواب میں جو مصطفیٰؐ کو دیکھے

کیا بات اُس بشر کی جو اے حبیب عالم
تیری خوشی کو چاہے تیری رضا کو دیکھے

مرضی یہ کیوں نہ چاہے امت نبی کی ہردم
حور جناں کی صورت اپنی قضا کو دیکھے

انسان کی عمر کیا ہے تھوڑی سی زندگی ہیں
کس کس خطا کو چھپایا کس کس بلا کو دیکھے

قدرت کا کارخانہ آتا نہیں سمجھ میں
کیا ابتدا کو انسان کیا انتہا کو دیکھے

یارب طفیل حضرت وا ہو در اجابت
میری زباں پہ آئے ہردم دعا کو دیکھے

عشق حبیب میں ہم رحلت کریں جہاں سے
اللہ بھی ہمارے مہر و وفا کو دیکھے

شیطان نفس سے ہیں ایمان و دین کے دشمن
اللہ اس سے سمجھے اس پر دغا کو دیکھے

یارب بروز محشر مائل گرے قدم پر
صمبر پہ جب شفیع روز جزا کو دیکھے

من تصنیف جناب سید معصوم شاہ صاحب عرف چھٹن میاں صاحب
رامپوری برادر مؤلف گلدستہ ہذا

موسیٰ بھی آکے جلوے نور خدا کو دیکھے
انوار کبریا ہیں یا مصطفےٰ کے دیکھے

دل سے حبیب اپنا اللہ نے بنایا
انداز بھی کچھ ایسے تیری ادا کے دیکھے

عرش بریں نے سر پر نعلین پاک کو رکھا
معراج میں جو تو نے خدائی کے دیکھے

اس سے زیادہ ہوگا کیا مرتبہ کسی کا
بندے کو اپنے گھر میں خالق بلا کے دیکھے

تنہا تھے لامکاں میں مطلوب و طالب
تماز کب ممکن تھا جو حبیب چھپا کے دیکھے

ہوتی ہے اکیدم مین حاصل صفائی باطن — تیری گلی مین جوگی رہو نی رما کے دیکھے
انکھونکو نور بخشتا دل کو سرور غبتا — کیا کیا اثر جہان نے خاکِ شفا کی دیکھی
دردو دوسے ہین ساری بلائین ٹلتی — جسکو یقین نہ آئے وہ آزما کے دیکھے
تیری گدا ہین ایسے شاہون نے جنکی گہر مین — بستر کے بورے بھی بالِ ہما کے دیکھے
جب ذرا جھکایا دل مین جسکو پایا — الحق عجیب تماشہ صدق و صفا کی دیکھے
سودائیونکی تیری کیا رہبری کرینگے — رستے بھی آنسوؤن کے ہین جہرونکی دیکھی
بارِ گناہ لیکر خالق کو حشر کے دن — کیا منہ دکھائے بندہ کیا اسروتہا کی دیکھی

فطرت غلام تیرا بیمار ہدتون کا
اے غیرتِ مسیحا اب دن شفا کی دیکھے

برستی ہے یہان رحمت خدا کی — یہ محفل ہے محمد مصطفےٰ کی
یہان فراش ہے خورشید اعظم — یہ محفل ہے شہ شمس الضحیٰ کی
یہان جاروبکش ہے ماہِ انور — یہ محفل ہے شہ بدر الدجےٰ کی
وضو کرکے یہان آؤ ادب سے — یہ محفل ہے شہ ارض و سما کی
شریک بزم ہین ارواحِ مرسل — یہ محفل ہے امام الانبیا کی
یہ ایسی محفلِ اقدس ہے جس مین — جلا ہوتی ہے قلبِ مبتلا کی
یہ ایسا ذکر اطہر ہے کہ جس سے — دلِ ناپاک کی ہوتی ہے پاکی
ادے ملتی ہے یہ نعمت کہ جس پر — عنایت ہوتی ہے ربِّ علا کی

یہ بزم فیض وسکی ہے کہ جس نے … بڑھا دے شاہ سے عزت گدا کی
محبان محمد مصطفیٰ سے … حقیقت پوچھلو ارض و سما کی
نہیں خواہش ہے گنج و زر کی یارب … مجھے دولت ملی صدق و صفا کی
حبیب حضرت سے ہے ذرہ محبت … اوسے پروا نہیں روز جزا کی

زمانے مین ہے بس فطرت کو کافی
مے الفت محمد مصطفیٰ کی

من تصنیف جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب خلیل والی ریاست ٹونک

تجھے ہر جگہ جلوہ گر دیکھتے ہین … غرض تو ہی تو ہو جدہر دیکھتے ہین
وہ پھر دن مری چشم تر دیکھتی ہین … تماشائے اہل نظر دیکھتے ہین
تصور مین صورت ترے سامنے ہے … تجھی کو ہم آٹھون پہر دیکھتے ہین
مرے پاس کیا دوسرا دل ہے اب … وہ دل لیکے اب کیون ادہر دیکھتے ہین
عجب حال ہے عشق گیسو و رخ مین … نئے رنگ شام و سحر دیکھتے ہین

رخ گل کو ہم اوسکے عارض سے آگے
خلیل اشک شبنم سے تر دیکھتے ہین

یا نبی راہ مدینہ کی بتا دے مجھکو … روضۂ انور اقدس کا پتا دو مجھکو
یا نبی درد جدائی سے ہوئی جان قربان … کشتۂ تیغ محبت ہون جلا دو مجھکو

نار دوزخ تو جلائیگی بروز محشر
عشق کی آگ سے تم آج جلا دو مجھکو

ایک مدت سے مقید ہوں بزندان فراق +
قید ہجران سے نبی اب تو چھڑا دو مجھکو

بحر عصیاں میں پڑا ڈوب رہا ہوں میں تو
ای شہنشاہ زمن پار لگا دو مجھکو

ای گنہگار مدنی مثل اویس قرنی
چہرہ پاک کا دیوانہ بنا دو مجھکو

نیم بسمل ہوں تڑپتا ہوں خدارا شاہا
خواب ہی میں رخ پرنور دکھا دو مجھکو

براق خلد پہ جس دم وہ شہسوار چڑھا
ہوا یہ شور کہ امت کا جان نثار چڑھا

زمین سے عرش تلک شور تھا کہ گھوڑے پہ
خدا سے ملنے کو محبوب کردگار چڑھا

جمال پاک پہ تھا قدسیوں کو غش پہ غش
جو عرش پر شب اسرا کا رازدار چڑھا

فلک پہ جوش تھا نوح و خلیل و آدم میں
نبی کے دوش پہ حبیب شاہ ذوالفقار چڑھا

ہوا جو تپ کی فرقت میں کچھ ہلکا +
اوسے حضور نے بس کر دیا اوتار چڑھا

من تصنیف جناب میر حاجی محمد یوسف خان تخلص یوسف گلشن آبادی مصنف ہیرین یوسفی

یہ تو دار فانی ہے دوستو کوئی دل لگی کا مکان نہیں
جو یہاں کے ذوق و مزاق ہیں یہاں اونکا نام و نشان نہیں
ہمیں کچھ خبر ہے اے بلبلو کہ جو تم ہو ہیں گلشن خار میں

کہ سدا وہان یہ بہار ہے کبھی چلتی بادِ خزان نہین

کرو زاد راہ کی کچھ کہ جو ہے سفر بڑا تمہین پیش رو

نہ ملا ثمر اوسے کچھ وہان کری جسنے کہیتی یہان نہین

گیا جو عدم کو فنا کی راہ اوسے وان ہمیشہ حیات ہے

وہ مقام قرب نصیب ہے کہ جہان مین و زبان نہین

مگر اپنے دل مین تم عشق کو ذرا پیدا پہلے سے کر تو لو

اوسے ڈہونڈہو جو حسن کی راہ سے وہ تو ہر جگہہ ہے کہان نہین

کرون کس زبان سے بیان ثنا وہ تو فہم و وہم سے ہے سوا

مری عقل حیران ہے اسجگہ کہ سوا عیان ہے نہان نہین

کرون کیسے مین اوس سے گفتگو کہ ہے یوسف اب مری روبرو

مین ہون محو حیرت بیخودی مرے منہ مین گویا زبان نہین

من تصنیف جناب امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب خلیل
والی ریاست ٹونک

یہ سرائے دہر مسافرو سجدا کسی کا مکان نہین +

جو یہان مقیم تہے کل کے دن کہین آج اونکا نشان نہین

نہین دہر جائے قیام ہے کہ رہ روی کا مقام ہے

جسے یہ خیال ہے خام ہے جو ثبات چاہو تو یہان نہین

جو مثالِ طوطیِ خوش بیان دمِ گفتگو تھی گہر فشان
وہ پڑے ہین ایسے خموش یان کہ دہن مین گویا زبان نہین

یہ ہر ایک قبر پہ ہے کسی بزبانِ حال یہ کہہ رہی
تمہین آنکھین چاہئین غافلو مجھے احتیاجِ بیان نہین

ہے مدام موسمِ گل کہان کرے کیا کوئی گلہ خزان
یہ غضب ہے گردشِ آسمان بچے اس سے پیر و جوان نہین

جو جہان مین دیکھین تھین صورتین وہ گئین عدم کو ہین ملک ہیز
ہوئین اس طرح سے وہ اب نہان کہ جہان مین انکا نشان نہین

یہ جہان خلیل ہے بے بقا نہین کچھ بھروسہ حیات کا
وہ ہے کون باغِ جہان مین گل کھلی جسپہ بادِ خزان نہین

غزل

تجھ سا اے خالقِ اکبر کوئی زنہار نہین
تجھ سے بڑھکر کوئی دنیا مین گنہگار نہین

کبریائی تجھے زیبا ہے خدا وندِ جہان
تو ہے یکتا ترا ثانی کوئی زنہار نہین

عالم الغیب ہے تو واقفِ اسرارِ خفی
رازِ وحدت سے ترے کوئی خبردار نہین

عدم و ہست کا مالک ہے تو اے شاہِ شہان
دیر مین کوئی سوا تیرے مددگار نہین

جن و انسان و ملک کر سکین کب تیری ثنا
آگے عظمت کے ترے طاقتِ گفتار نہین

حاجتِ دل سے وہ آگاہ ہے خود سبکی خلیل

اوس سے مقصود کی کچھ حاجت اظہار نہیں

نہیں تیرا نظیر جل اللہ
تو ہے ربِّ قدیر جل اللہ

سرِ مخفی سے توہی واقف ہے
اے سمیع و بصیر جل اللہ

ہے توہی خالقِ زمین و زمان
سب جہان کا بصیر جل اللہ

ہے روان تیری حلم سے لاریب
ماہ و مہر و منیر جل اللہ

مالک الملک داورِ محشر تو
اے عظیم و خبیر جل اللہ

اعظم الشان ذوالجلال ہے تو
اے خدائے کبیر جل اللہ

حالت بے کسی مین سب کا خلیل
ہے وہی دستگیر جل اللہ

یا نبی سوئے مدینہ مرا آنا ہووے
پھر نہ تا مرگ وہانسے کہین جانا ہووے

اور سودا مجھو تیں عشق کا سودا ہووے
شعلۂ عشق بدن مین مری بھڑکا ہووے

اور جو جانا ہو سبل کا مرا قدس تک
ایک کمبل کا گلے بین مرے کرتا ہووے

ورد صورت ہو زبان پر ہو محمدؐ کی
سر پہ اڑتی ہوئی خاکستر صحرا ہووے

شور مین کرتا ہوا جیون شاہ مستو کی طرح
یا محمدؐ کا زبان پر مرے نعرہ ہووے

[illegible] صحرا ہو مرے واسطے منبر کے لئے
سنگ صحرائے مدینہ سرا تکیا ہووے

ایسی دوڑون کبھی گرد کعبہ ہی اگر
جسگھڑی سامنے وہ گنبدِ خضرا ہووے

دل کا کیا رنگ ہو کیا ڈھنگ ہو اوسدم یا رب

جب میرے محبوب کا بوسہ ہووے

پڑھو صلوٰۃ ذکر احمد مختار ہوتا ہے
ذرا دل تھام کر بیٹھو بیان یار ہوتا ہے
فرشتے شوق سے آب فرش شاہانہ بچھاتے ہیں
جگا ہے نہ جاگیگا تو ارے او فتنۂ محشر

احد کا میم کے پردے میں اب اظہار ہوتا ہے
زبان سے ورد پھر صلِ مصطفیٰ اظہار ہوتا ہے
کہ شاہ دین و دنیا کا یہاں دربار ہوتا ہے
جو مست بوسۂ انگشت ہے وہ کب ہشیار ہوتا ہے

مدد ای ناتوانی مجھکو پہونچا دے مدینہ میں
سنا وہان چارۂ دردِ دل بیمار ہوتا ہے

یا لیتَ صبا و مدینے اکبار ادھر بھی آجانا ++
اُس یتیم پیارے محمدؐ کی کچھ خبر بدہ ہمیں سنا جانا
لعمرک فی الدار سفر نہ ہو امری آہ میں کچھ بھی
نہ تو دیکھا تجھے جی بھر کے نہ ترا کچھ ذکر سنا جانا
لولاکِ لما جو خدا نے کہا تری شان یہی ہے حق فیجا
کہو کون ثنا تری غیر خدا تجھے کس نے خدا کے سوا جانا
تم عرش پہ جاکے خدا سے ملو جو ملک سے نہ ہو وہ کام کرو
تم عالم علم لدنی ہو کچھ تم سے نہیں ہے چھپا جانا
ہر ایک درخت ہرا بھرا پھولوں سے چمن ہے شگفتہ ہوا
پیر نخل مرا و مرا نہ کھلا یہ غنچۂ دل نہ کھلا جانا +

دنزات یہ ظاہر ہے سر دیا یہی کرتا ہے عرض برائے خدا
قربان ترے ایمرے ماہ لقا کبھی شکل مجھے بھی دکھا جانا

من تصنیف جناب کلیم صاحب مرحوم اجمیری

جلوہ مجھے دکھلا کے رسولِ عربی نے
بیخود کیا تڑپا کے رسولِ عربی نے

کیا کہیے کہ اک روز مجھے ناز و ادا سے
دل چھین لیا آکے رسولِ عربی نے

کیا لطف ہے الفت کو داخل جنت
اللہ سے بخشا کے رسولِ عربی نے

ابر کرم اپنے سے مرا دفتر عصیان
سب دھو دیا برسا کے رسولِ عربی نے

بیتاب مجھے ہجر سے رکھا ہے ہمیشہ
دیدار سے ترسا کے رسولِ عربی نے

صد شکر کہ آزاد کیا دام ہوس سے
دل زلف میں اولجھا کے رسولِ عربی نے

دل نور سے پرنور کیا میرا کلیم اب
ٹکڑا مجھے دکھلا کے رسولِ عربی نے

جیتے جی ہم جو مدینہ کو کبھی جائینگے
عہد کرتے ہیں پلٹ کر نہ کبھی آئینگے

جان دیدینگے مدینہ میں ٹکرا کے نبی
یا نبی یہ بھی تماشا تمہیں دکھلائینگے

مرگئے پر بھی اوٹھائینگے نہ ماتھا الفت سے
عشق محبوب الٰہی سے نہ باز آئینگے

زائرو تم کو مبارک ہو کعبہ کا
ہم بھی آئینگے جو حضرت ہمیں بلوائینگے

تا بقدور تو بہلائینگے اپنی دل کو
جو نہ مانیگا مدینہ کو نکل جائینگے

جیتے جی ہم تو نکلیں گے مدینہ سے کبھی
یا نبی آپ ہی کے روضہ پہ مرجائینگے

روضۂ شہ کے سوا دل نہ لگیگا ہرگز
ہم تو جنت کے بھی گلزار میں گھبرائینگے

مسدس نعت تصنیف جناب مولوی سید نظام الدین صاحب نظام گلشن آبادی مصنفہ عقل و شعور و مصاحب اعلی والی جاورہ مرحوم مغفور

اللہ اسم ذات جمیل الصفات ہے — ہیں اسمیں چار حرف سمجھنے کی بات ہے
ان سے ظہور چار رخ شش جہات ہے — وابستہ چار چار سے کل کائنات ہے
ہیں چار چار حرف درود و سلام میں
زیبا ہیں چار حرف محمدؐ کے نام میں +

رزاق میں ودود میں ستار میں بھی چار — فتاح میں شکور میں غفار میں بھی چار
وہاب میں عزیز میں جبار میں بھی چار — قدوس میں متین میں قہار میں بھی چار
ہیں حرف چار اسم رسول انام میں
زیبا ہیں حرف چار محمد کے نام میں +

حضرت کی اور سرور والا کے حرف چار — اوحی کے اور واصل مولا کے حرف چار
اسریٰ کے اور مسجد اقصےٰ کے حرف چار — لفظ براق و رافع و اعلیٰ کے حرف چار
ہیں چار حرف رفرف علوی خرام میں
زیبا ہیں حرف چار محمدؐ کے نام میں

دنیا کی حرف چار ہیں عقبیٰ کے حرف چار — سدرہ کی حرف چار ہیں طوبےٰ کے حرف چار

نبیؐ کے حرف چار ہین بطحا کی حرف چار

حسین کے حرف چار ہین زہرا کے حرف چار

ہین چار چار حرف حسین و امام مین
زیبا ہین چار حرف محمدؐ کے نام مین

قادر کی حرف چار ہین قدرت کے حرف چار
خالق کے حرف چار ہین خلقت کی حرف چار

بخشش کے حرف چار ہین رحمت کی حرف چار
زاہد کے حرف چار ہین طاعت کی حرف چار

ہین چار چار حرف حدیث و کلام مین
زیبا ہین چار حرف محمدؐ کے نام مین

ہین شرق و غرب و جنوب و شمال چار
صیف و شتا ربیع و خریف انکا کاروبار

اور خاک و آب و نار و ہوا کو بھی کر شمار
اور ہین مزاج چار تر و خشک و سرد و حار

دن رات چار چار پہر صبح و شام مین
زیبا ہین چار حرف محمدؐ کے نام مین

مصحف کی حرف چار ہین قرأت کی حرف چار
خلوت کی حرف چار ہین جلوت کی حرف چار

سورت کی حرف چار ہین آیتہ کی حرف چار
وحدت کی حرف چار ہین کثرت کی حرف چار

اور ہین حروف چار تخلص نظام مین
زیبا ہین حرف چار محمدؐ کے نام مین

تنہا یہ حور و عین تل مصطفیٰ آ گیا
جا کے جبریل نے حق سے یون عرض کی

دیکھو دیکھو حبیب خدا آ گیا
میرا ہادی مرا پیشوا آ گیا

ذکر تھا قدسیوں میں یہ صل علیٰ
چلو دیکھیں وہ خیر الوریٰ آگیا

جا کے معراج میں حق سے کر التجا
اپنی امت کو وہ بخشوا آگیا

شان میں جسکے لولاک حق نے کہا
وہ نبی صاحب ہل اتیٰ آگیا

قاب قوسین اور سدرۃ المنتہیٰ +
طے کرا کدم میں ارض و سما آگیا

بہر تعظیم عرش معظم جھکا ؛ ؛
مرحبا مرحبا مصطفیٰ آگیا

عرش سے فرش تک جن و انس و ملک
کہتے تھے سب کہ شمس الضحیٰ آگیا

جنکا مداح ہے تو حمید حسن
وہ ترا پیشوا رہنما آگیا

غزل من تصنیف جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی مصنف امیر اللغات

میں طفلی سے ہوں عاشق ابروئے خمدار احمد کا
کمان حسن کا ناوک الف ہے میری ابجد کا

الف آدم میں ہے میم محمد احمد میں ہے مد کا
سبب ہے یہ کہ واں سایہ یہاں سایہ نہ تھا قد کا

عدو نے گر کہا جو اوس روضۂ پر نور سے اب تک
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا +

تمنا ہے کہ اک اک بال کی سو سو بلائیں لے
دل صد چاک شانہ بنکے گیسوئے محمد کا

مدینہ میں الٰہی زیر تیغ ناز دم نکلے
شہید جلوہ گاہ حسن کر صدقہ محمد کا

سیہ کاران امت اور سے گریاں پہ اٹکیں گے
الٰہی سلسلہ چھوٹے نہ گیسوئے محمد کا

یہ مجبوری لکھا اللہ کو امید کی صورت یہ
نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

الٰہی پھیل جاے روشنائی میرے نامہ کی
پڑھا معلوم ہو لفظِ احد مین میم احمد کا

نگاہِ چشم ہر بسمل اشارہ مین سکہاتی ہے
طواف آنکہون مین کرتا رہے دم تک تیرے مرقد کا

غزل از تصنیف جناب سید محمد شاہ صاحب مائل رامپوری پیر مؤلف ۲

شانِ لولاک سے ظاہر ہے بڑائی تیری
عالم الغیب نے کیا ذات بنائی تیری

طور تک حضرتِ موسیٰ کئی دن مین پہونچے
لامکان مین ہوئی اک پل مین رسائی تیری

قدمِ ناز تو رکہا تہا عرب مین لیکن
پہر گئی سارے زمانے مین دہائی تیری

تیری خاطر سے بنائی ہے خدا نے بستی
سچ جو پوچہو تو یہ بستی ہے بسائی تیری

ہین ترے فیض کے محتاج ولی اور نبی
نعمتین پاتے ہین سب ہاتہ اوٹہائی تیری

آج تک کوئی نہ پہونچا ہے نہ پہونچیگا کوئی
اللہ اللہ کہان تک ہے رسائی تیری

ہٹ جو کی تو وہ اللہ نے سب پوری کی
شبِ معراج کو کیا خوب بن آئی تیری

آپ طالب ہوا مطلوب بنایا تجہکو
چشمِ صناع مین کیا شکل سمائی تیری

شکر کرامتِ محبوبِ خدا ہے مائل +
صاف ہو جائیگی دوزخ سے رہائی تیری

حکم حاصل ہے ترا کارروائی تیری
عبد اللہ کے ہو سا بہی خدائی تیری

گر گئے سارے حسینانِ جہان نظرون سے
ایسی صورت تری نظرون مین سمائی تیری +

سر کشی شعلۂ الفت کی نہ ہو کیونکر
خانۂ دل مین ہے یہ آگ لگائی تیری

مرضِ کفر کو کھوتا ہے درود اور سلام
دردِ عصیان کو ہو اکسیر دوائی تیری

مین گنہ کرتا ہون تو عفو کرا دیتا ہے
دفع کرتی ہو برائی کو بھلائی تیری

رنج و غم عیش و خوشی سارے جہاں کے جگر ہو
صاف ہم بھول گئے یاد جو آئی تیری

تیری تعریف ہو ایمان و سعادت کی دلیل
وہ شقی ہین کہ جو کرتے ہین برائی تیری

تو ہی سلطانِ جہان تو ہی ہے شاہِ عزوان
بادشاہی ہو تری اور ہے گدائی تیری

وحشتِ قرب تجھے اللہ دکھائے مائل
خضرِ شوق کرے راہنمائی تیری +

حسنِ لولاک جو چمکا شبِ معراج
جلوون سے بنی صبح تجلی شبِ معراج

کیا خوب جما وصل کا نقشہ شبِ معراج
مطلوب بنا طالبِ شیدا شبِ معراج

پایا نہ تقرب کسی مخلوق نے ایسا
جیسا کہ ملا شاہ کو رتبہ شبِ معراج

طالب تھا خدا بندۂ محبوب کا اسے
مہمانِ خدا نورِ خدا تھا شبِ معراج

گنجینۂ رحمت سے رسولِ عربی کو
کیا کیا نہین اللہ نے بخشا شبِ معراج

تا دیر رہی طالب و مطلوب مین قربت
دل بھر کے مزہ وصل کا لوٹا شبِ معراج

کانون نے سنا جو کبھی کانون نہ سنا تھا
آنکھون نے نہ دیکھا تھا جو دیکھا شبِ معراج

حسرت کو بھی حسرت نہ رہی نام کو باقی
بر آئی تمنا کی تمنا شبِ معراج

عالم کو کیا مست مئے حسنِ ازل نے
چھلکا رہا ساغرِ دنیا شبِ معراج

نعلین مبارک کا ہوا فخر جو حاصل
بس جھوم گیا عرشِ معلی شبِ معراج

ہر اہلِ فلک تشنۂ دیدارِ نبی تھا
باقی نہ رہا کوئی پیاسا شبِ معراج

انوارِ الٰہی نے سجا عرش سے تا فرش
اک صلِ علیٰ نور کا سہرا شبِ معراج

کیا بات تری تو ہے شبِ قدرِ عزیزان
تیرا ہے سکندر کا نصیبا شبِ معراج

ہر ذرہ بقدرِ زمین سے ہے تابِ تجلی
رکھتی ہے ہزاروں یدِ بیضا شبِ معراج

اللہ کا دیدار محمدؐ کی شفاعت
مائل کو ملی حشر کے دن یا شبِ معراج

ہوا ہے جلوہ گر بندہ حبیبِ کبریا بنکر
خدا کا نور آیا ہے محمد مصطفیٰ بنکر

پڑھا امت نے صدقِ دل سے جب کلمہ محمدؐ کا
منور دل ہوا آئینۂ صدق و صفا بنکر

حبیبِ کبریا کی ذات آئی ہے زمانہ میں
گلستانِ نبوت کی بہارِ جانفزا بنکر

دہائی ہے نبی کی نفسِ امارہ لوٹتا ہے
عدم سے شیطاں آئے تھے جاتے ہیں خطا بنکر

فنا کے بعد مرغِ روح پہونچیگا مدینہ میں
وہی پہرتا رہیگا حشر تک بادِ صبا بنکر

بہرا کرتا ہے خون تیرے شہیدانِ محبت کا
چمن میں لالہ کی صورت حسینوں میں حنا بنکر

عجب شے ہے کرم نے آزمایا ہے رسولونکو
کیا ہے امتحانِ عاشقی جورِ جفا بنکر

لعاب اوسکے دہانِ پاک سے نکلا جو تہوڑا سا
گیا وہ پردۂ ظلمات میں آبِ بقا بنکر

الٰہی چشمِ زخمِ دہر سے محفوظ رکہہ مجہکو
جو غم بہی سامنے آئے تو دارو ئے شفا بنکر

تری معراج کی آنکھوں میں چشمِ جور بنجائے
سیاہی قبر کی آئے اگر کالی بلا بنکر

عجب ہی ہاتھہ پہیلائی کسکے سامنے مائل

غضب ہے غیر سے سائل ہو بندہ آپکا ہوکر

غزل من تصنیف جناب شیخ محمدؐ علی حسین شاہ صاحب طالب بریلوی قادری
چشتی نظامی رزاقی زنبیل شاہی رح

یارب ہو نصیب آنکھوں کو دیدار محمدؐ / طالب ہے دل و جان طلبگار محمدؐ
نوری ہوا جس نے کیا اقرار محمدؐ / ناری ہوا جس نے کیا انکار محمدؐ
اچھا نہیں ہونیکا دوا سے یہ کبھی روگ / مشتاق زیارت کا ہے بیمار محمدؐ
فردوس سے بہتر ہے مدینہ کا بیابان / جنت میں نہ کیوں بڑھکے ہو گلزار محمدؐ
آفاق میں کوئی نظر آتا نہیں مجھکو / دل بادۂ الفت سے ہے سرشار محمدؐ
ہو نشۂ توحید میں بیہوش وہ انسان / دیکھے جو کبھی خواب میں دیدار محمدؐ

ہے طالب دیدار غلام آپکا طالب
کہدونگا یہ جاکر میں در یار محمدؐ

مجھے شہر طیبہ دکھا دے خدایا / محمدؐ سے مجھکو ملا دے خدایا
یہی آرزو ہے یہی آرزو ہے / مدینہ میں مجھکو بسا دے خدایا
بہار گلستان طیبہ دکھا کے / مرا بخت خفتہ جگا دے خدایا
مدینہ کا ہے شوق معمور دل میں / مدینہ میں تھوڑی سی ہی جا دے خدایا
نظر آئے صورت محمدؐ کی ہر دم / یہہ مرات دل میں جگہ دے خدایا
دم آخری جبکہ آ پہونچے سر پر / مدینہ میں مجھکو قضا دے خدایا

مرضِ ہجر سے کا ستاتا ہے بجید
کھلیں نورِ عرفان سے آنکھیں ہماری

مجھے جلد اس کی شفا دے خدایا
جو غفلت کا پردہ اوٹھا دے خدایا

پڑے مست و بیہوش طیبہ میں طالب
مے عشق ایسی پلا دے خدایا

کیا مرتبہ ہے سیدِ ابرار تمہارا
یوسف کی فقط ایک زلیخا تھی خریدار
سب اہلِ مدینہ کہیں روضہ پہ نبی کے
یہ حسن ہے ممکن نہیں نیت بھری اودسکا

اللہ کا دربار ہے دربار تمہارا
کونین ہے اک شاہ خریدار تمہارا
آیا ہے الٰہی ہند سے زوار تمہارا
دیدار جو دیکھے کوئی سو بار تمہارا

بلوا لو اسے ہند سے روضہ پہ شہ دین
تڑپے ہے بڑا طالب دیدار تمہارا

سرِ مقبلان ہیں ہمارے محمد
کھلا باغ عالم میں کب ایسا غنچہ
کلام نبی ہے کلامِ الٰہی
ذرا چشم دل کر کے دیکھے زمانہ
ملک بولے معراج کی شب روانہ
جنہیں کہتے ہیں نورِ حق اہلِ باطن
دوئی دور کر کے ذرا دل میں دیکھو

شہِ مرسلان ہیں ہمارے محمد ﷺ
گلِ گلستان ہیں ہمارے محمد ﷺ
رہِ عارفان ہیں ہمارے محمد ﷺ
دل و جان جانان ہیں ہمارے محمد ﷺ
پئے لامکان ہیں ہمارے محمد ﷺ
وہی رازدان ہیں ہمارے محمد ﷺ
جہان میں عیان ہیں ہمارے محمد ﷺ

مدینے کی گلیون مین کہتا پہرونین — کہان ہین کہان ہین ہمارے محمدؐ
چلو ہند سے دیکھو طیبہ مین جا کر — کہ جلوہ کنان ہین ہمارے محمدؐ

صلوٰۃ و سلام او نیہ پڑہ دل سے طالب
کہ باعز و شان ہین ہمارے محمدؐ

جام وحدت پلا دیا کس نے — مست و بیخود بنا دیا کس نے
کس نے کہلایا لفظ انا الحق کا — کہو مولی جیرٹا سا دیا کس نے
میرے سینے کے راز مخفی کو — سب یہ ظاہر کرا دیا کس نے
نغمہ لا آکہ سنا کے مجھے — سر بستر لٹا دیا کس نے
کہان گئے الست کس نے بلا — کہنا سننا سکہا دیا کس نے
باغ مین بلبلین ہین نغمہ سرا — شہ کا مژدہ سنا دیا کس نے
کہتے پہرتے ہے یہ جا بجا دیس — مجھکو شیدا بنا دیا کس نے

تو تو طالب ہے شہ کا اے طالب
شعر کہنا سکہا دیا کس نے

مخمس غزل حضرت مولانا حافظ سید شاہ فضل غوث صاحب ساقی بریلوی رحمۃ اللہ

یونہی اکثر تجہے بالاے زمین دیکھہ لیا — سر اٹھایا تو سر عرش بریں دیکھہ لیا
تو وہ جلوہ ہے جہان جا بجا دل نے دیکھہ لیا — ہم نے ہر ذرہ مین تجہے پردہ نشین ہو بعد

اب گروہ کہ او پردہ نشین دیکھ لیا

سات پردوں میں کیا گو رخ روشن پنہاں ‏— میم منکر تو احد میں ہوا لاریب نہاں
دیکھنے والوں نے پردہ ہی ڈھونڈ لیے تیرے نشان ‏— ہم نظربازوں سے تو چھپ نہ سکا جان جہان

جس جگہہ جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

شہرہ حسن ترا قصر جہان میں پایا ‏— تجھکو موصوف فرشتوں کی زبانوں پایا
ہم نے ہر جا ترا ہر ایک جہان میں پایا ‏— نام مشہور ترا کون و مکانوں پایا

لا مکان کا تجھے کہتے ہیں مکین دیکھ لیا

ڈھونڈہتے پھرتے تھے اک عمر سے مضطر ہو تجھے ‏— ایکدن گوشہ توحید میں پایا جو تجھے
شان معبود کی سمجھے ہیں یہاں ہم تو تجھے ‏— تیری دیدار کی تھی ہم کو تمنا سو تجھے

لوگ دیکھینگے وہاں ہمنے یہیں دیکھ لیا

نور وحدت کا تو کثرت میں نشان ہے بیشک ‏— سارا عالم ہے جسد اور تو جان ہے بیشک
بعد اللہ کے تیرا ہی بیان ہے بیشک ‏— تجھ سوا جو ہے سو وہم و گمان ہے بیشک

اب تو انصاف سے کہدے کہ نہیں دیکھ لیا

تیری مدحت میں زبان خامۂ اول کی ہے لال ‏— قال میں حال نہیں حال کو آتا ہے حال
غیر خدا کون سمجھ سکتا ہے تیرا احوال ‏— تو ہے وہ نور مصفا کہ نہیں تیرا افعال

اگہ زمین گاہ سر عرش برین دیکھ لیا

ذکر محبوب سے ہشیار رہو کیونکر ساقی ‏— دیکھ طالب کہ یہ سب تیری ہیں مفتون ساقی

زاہدین عشق ہین مخمور ہین مجنون ساقی
اور ہین سے یہ بچھو کوئی توحید کے مضمون ساقی

جس نے احمد کو احد کے ہی قرین دیکھ لیا

مے وحدت کا ہمین جام پلانے آئے
وہ مسیحا تنِ مردہ کو جلانے آئے

درِ حضرت پہ مقدر نے اگر پہونچایا
پھر نہ اوٹھونگا کوئی لاکھ اوٹھانے آئے

ہوکے عالم مین شہنشاہ دو عالم مبعوث
خاک مین لات کو عزّا کو ملانے آئے

مری مولا مری آقا مرے سرور مری پیارے
ظلمتِ کفر کو ہستی سے مٹانے آئے

آئے دنیا مین جو محبوبِ خدا سب بولی
بھولونکو راہ شریعت کی بتانے آئے

آئے کسواسطے دنیا مین شفیعِ عالم +
ہم گنہگار دنکے جرمونکو چھپانے آئے

عرش پر بولے یہ عرشی کہ حضورِ والا
بخششِ امتِ عاصی ہین کرانے آئے

تھا فرشتونمین ملک پر یہ بہم جوش و خروش
پیارے محبوبِ خدا جلوہ دکھانے آئے

آپ فرمائینگے محشر مین کہ طالب کو بلاؤ
غزلِ نعتیہ وہ ہم کو سنانے آئے

درِ مصطفیٰ پر صدا کر تو دیکھو +
ملے گا فقیرانہ جا کر تو دیکھو

احد ہے احمد ہے احد ہی احد ہے
ذرا میمِ احمد جدا کر تو دیکھو

ابھی منکشف ہو نگے اسرارِ مخفی
تم اپنی دوئی کو بھلا کر تو دیکھو

مسلمانون دل سے درِ حق تعالیٰ
ذرا ہاتھ اوٹھا کر دعا کر تو دیکھو

صدا نحن اقرب کی آتی ہے پیہم
ذرا گوش اوپر تم لگا کر تو دیکھو

ہے پوشیدہ کثرت کے جلوہ میں وحدت ۔۔۔ یہ پردہ دوئی کا اوٹھا کر تو دیکھو +
مریض لب شاہ پائینگے صحت ۔۔۔ ذرا آب زمزم پلا کر تو دیکھو

کرینگے ابھی صاد اوستاد خواہان
غزل اپنی طالب سنا کر تو دیکھو

بیتاب ہے دل سید ابرار کے لئے ۔۔۔ پیاسی ہیں آنکھیں شربت دیدار کیلئے
رویا میں ہو نصیب زیارت حضور کی ۔۔۔ جلوہ وہ کہاں دیدۂ بیدار کے لئے
جو داغ غم رسول خدا کی نہ پاس ہو ۔۔۔ کچھ نذر چاہئے شہ ابرار کے لئے
خواہش کبھی مریض کو بہر دوا جو ہو ۔۔۔ زمزم کا پانی چاہئے بیمار کے لئے
پھرنے دو جوش عشق محمد میں کو بکو ۔۔۔ چھیڑو نہ مجھکو ابر و غفار کے لئے
احمد کے میم کا ہمیں اخفا ضرور ہے ۔۔۔ حب چاہئے ہے واقف اسرار کیلئے
بوبکر رض اور عمر رض ہیں جو عثمان رض اور علی رض ۔۔۔ یا رب گناہ بخشدے ان چار کے لئے

دیکھیں دوبارہ روضۂ پرنور شاہ ہم
سامان ہو جلد طالب دیدار کے لئے

سوتے میں نبی کا مجھے جلوہ نظر آیا ۔۔۔ شیدا کو خدائی کا تماشا نظر آیا
جبریل نے شہ سے کہا اب تاب نہیں ہے ۔۔۔ معراج میں جب عرش معلیٰ نظر آیا
عشاق نے آنکھوں میں محبت سے جگہ دی ۔۔۔ نعلین مبارک کا جو نقشا نظر آیا
خوش ہوکے پڑھا صل علیٰ نام نبی پر + ۔۔۔ آنکھوں کو مدینہ میں جو روضہ نظر آیا

دلین مری اندوہ مصیبت کرتے ہے انبا
پردہ جو اوٹھایا تو کھلا راز احد کا +

سب دور ہوئے جب در رد الانظر آیا
احمد مین فقط میم کا پردہ نظر آیا

طالب نظر غور سے عالم کو جو دیکھا
ہر ایک طرف شاہ کا شیدا نظر آیا

ہے دوئی سے بری تو ہے خدا کا محبوب
نور آنکھون سے کسی پل نہین زائل ہوتا
نظر آتا نہین اسواسطے تیرا سایہ
ہو مجھے آپکے روضہ کی زیارت حاصل

اسلئے ہے تجھے یکتائی کا دعوے محبوب
جب سے جلوہ ترا آنکھون مین سمایا محبوب
خانۂ دل مین اوسی حق نے بسایا محبوب
اس دل خستہ کی بر آئے تمنا محبوب

سایہ طوبے ہمسایہ جو ہوگا طالب +
یاد ہوگا ترے دیوار کا سایا محبوب +

جہان مین ظہور آپ کا ہی محمد ؐ
وہ پیارا خدا کا خدا اوسکا عاشق
وہ محبوب یزدان وہ محبوب رب ہے
جسے لوگ کہتے ہین محبوب ایزد
نہین ہے یہ پنہان جہان پر ہے ظاہر
رہون تیرے مدحت سرا عالم مین ہر دان

تمہارے سبب سب بنا ہے محمد ؐ
مقرر حبیب خدا ہے محمد ؐ
وہی خاتم الانبیا ہے محمد ؐ
وہ مخلوق کا رہنما ہے محمد ؐ
بلا ریب نور خدا ہے محمد ؐ
یہی اپنی بس التجا ہے محمد ؐ

نظر مہر کی اسپہ رکھنا ہمیشہ

یہ طالب تمہارا گدا ہے محمدؐ

ہر ایک مشکل میں تمکو یا نبیؐ ہم یاد کرتے ہیں
خدا کے واسطے سن لیجیے فریاد کرتے ہیں

سنا ہے جب سے تمکو عاصیوں کے شافعِ محشر
ہوئے آزاد غم سے ہر گھڑی دل شاد کرتے ہیں

تبہی سے ہم دل سے بہولے ہیں نہ بہولینگے تمہارا گر
دلِ ویرانہ تیرے نام سے آباد کرتے ہیں

جو ذکرِ قامتِ سرورؐ کوئی گلشن میں کرتا ہے
ندامت سے سر اپنا جیب میں شمشاد کرتے ہیں

عجب گلدستہ غزل لکھی ہے طالب نعتِ حضرتؐ میں
کہ اک اک شعر پر تیرے سو سو استاد صاد کرتے ہیں

اللہ دکھا دے کہیں روضہ ترا مجھکو
اعلیٰ کہیں جنت سے ہے ماوا ترا مجھکو

کیا مال ہے جنت کہ کروں جسکی تمنا
سو خلد سے بہتر ہے یہ کوچہ ترا مجھکو

بر آئے تمنا دلِ بیتاب کی یا رب
آوے جو نظر خواب میں جلوہ ترا مجھکو

جز نامِ خدا نام کو بہی کچھ نہیں خواہش
اسدرجہ ہوا نام ہے پیارا ترا مجھکو

تو نامِ خدا ایسا کچھ آنکہوں میں سمایا
ہر شے میں نظر آتا ہے جلوہ ترا مجھکو

جسوقت کروں دہیان نظر آئے مدینہ
یوں خانۂ دل میں مرے بس جائے مدینہ

ہے تیرے سوا کوئی نہیں مونس و غمخوار
کر آکے مدد اب مرے مولائے مدینہ

عالم میں مرا جی نہیں لگتا ہے خدایا
ہرجائی بنا دیکھہ کے ہر جائے مدینہ

ملجاتا ہے ڈہونڈے سے بلا ریب خدا بہی
کچھہ دور نہیں مجھکو جو ملجائے مدینہ

ہر لب کو زمیں بوس کی بیحد ہے تمنا
ہر سر کو ہے ہر لحظہ جبین سائی مدینہ

ہوں روضۂ انور سے منور کہیں آنکھیں
اللہ کسی راہ سے دکھلائے مدینہ

وہ پاؤں نہیں جو نہ تھکیں اوسکی طلب میں
کیا سر ہے وہ جس میں نہیں سودائے مدینہ

سودا ہو جسے عشق کے تعشق کا دلِ زار
ہر شام و سحر اوسکو نظر آئے مدینہ

یہ حسرت و افسوس رہا دل کو ہمیشہ
طالب نہ بلا مجھکو کبھی ہائے مدینہ

اسمِ پاکِ اللہ کافی ہے شاغل کے لئے
درود نام مصطفےٰ مرغوب ہے دل کے لئے

ہے تقاضائے جنوں ہر دم مری رفتار کو
پاؤں چوٹیں شوق سے یثرب کی منزل کے لئے

نزع میں مدفن میں روزِ حشر میں نامِ نبی
ہے مرا عقدہ کشا اک ایک منزل کے لئے

وقت میلادِ شہِ دیں چاہیے ذکرِ درود
شغل یہ واجب ہے اہل محفل کے لئے

واہ رے فیضِ نبی خالی نہ پھیرا نامراد
کچھ نہ کچھ در پر دولت ہے سائل کے لئے

کیا سخاوت تھی علی مرتضےٰ کی نزع میں
جام شربت مرحمت فرمایا قاتل کے لئے

التیامِ زخمِ دل کیونکر نہ اس مرہم سے ہو
ہے درود نام محمد نیم بسمل کے لئے

منقبت حضرت امیر المومنین سیدنا و مولانا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

امام العارفین صدیق اکبر
سراج السالکین صدیق اکبر

بھلا رتبہ بیاں ہو کس سے انکا
نبی کے جانشین صدیق اکبر

رفیق و یار غار مصطفےٰ ہو
کوئی تم سا نہیں صدیق اکبر

رہے تا زندگی ثابت قدم وہ
امام المتقین صدیق اکبر

خطاب انکو جناب حق سے آیا
پیمبر جانشین صدیق اکبر

رہے حضرت کے دائم زیر فرمان
امام المومنین صدیق اکبر

نبی کے چار ہیں اصحاب برحق
ہیں سب سے اولین صدیق اکبر

ہے طالب نبی کے ہو کے طالب
سر روئے زمین صدیق اکبر

منقبت حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

جہان کے پیشوا فاروق عادل
جہان کے رہنما فاروق عادل

بنایا انکو حضرت نے خلیفہ
عجب رتبہ ملا فاروق عادل

عدالت کسنے کی ایسی جہاں میں
تمہارے ماسوا فاروق عادل

زیادہ ہیں بیاں سے آپکے وصف
کہوں میں سو ہے بجا فاروق عادل

خدائے پاک نے اللہ اکبر
لقب انکو دیا فاروق عادل

سخاوت میں تمہارے مثل کوئی
ہوا کب دوسرا فاروق عادل

جو چاہو ہو تو تم طالب نبی سے
کہو صبح و مسا فاروق عادل

منقبت حضرت جامع القرآن امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ

میرے مختار حضرت عثمان | دین کے سردار حضرت عثمان
کسکو یارا ہو اونکی مدحت کا | کسکے ہیں یار حضرت عثمان
فوج دین نبی کے پشت پناہ | یعنی سالار حضرت عثمان
ہیں غنی دل کے اور غنی ہے لقب | آپ کے یار حضرت عثمان
خوب قرآن کے جمع کرنے سے | ہیں خبردار حضرت عثمان
رہے ہمدم رسول کے ہر دم | یار غمخوار حضرت عثمان

ہر گھڑی ہر زمان ترے طالب
ہیں مددگار حضرت عثمان

منقبت حضرت امیر المومنین امام الاجمعین سیدنا مولانا علی رضی اللہ عنہ

مشکلکشا جہان کے ہیں آپ یا علی | مشکل مری بھی حل کرو مشکلکشا علی رض
ہیں ہوں غلام آپکے درگاہ کا علی رض | لیتا ہوں نام آپ کا صبح و مسا علی رض
تم نائب رسول علیہ السلام ہو | جان و دل نبی مکرم ہو یا علی رض
خیبر کشا ہو اور ہو شیر خدائے پاک | شہ زور اپنا کون ہوا تم سوا علی رض
آیا خصوص شان میں تیری ہل اتیٰ | قرآن میں تیری لکھی ہے مدح و ثنا علی رض

طالب سدا ہو دل سے غلام حسن حسینؑ
حسنینؑ کے طفیل ہیں مشکلکشا علی رض

غزل من تصنیف جناب سید نصیر احمد صاحب نصیر گلشن آبادی مد ظلہ السعید

حضرتِ بسمل رام پوری

جہاں پر ذکرِ میلادِ شہِ ابرار ہوتا ہے
نزول اُس جا پہ نورِ ایزدِ غفار ہوتا ہے

رسولِ حق پہ جو صلوٰۃ پڑھتا ہے کوئی مومن
مکاں اُسکے لئے اک خلد میں تیار ہوتا ہے

مریضِ ہجرِ احمدؐ کو خدا پہونچائے طیبہ میں
کہ اُس جا پر علاجِ عاشقِ بیمار ہوتا ہے

خموش ہو کر نہ بیٹھو عاشقو اس بزمِ مولد میں
پڑھو جا کر درود اُس جا بیانِ یار ہوتا ہے

خدا و مصطفےٰ کو دیکھتا ہے بس وہی مومن
مئے حُبِّ نبی سے جب کوئی سرشار ہوتا ہے

حقیقت میں سمجھتا ہوں مسلماں خاص میں اُسکو
کہ جسکے دلمیں عشقِ احمدِ مختار ہوتا ہے

بلالو یا نبی بہرِ خدا جلدی مدینہ میں
پریشاں ہند میں غم سے نصیرِ زار ہوتا ہے

پڑھو صلوٰۃ ذکرِ احمدِ مختار ہوتا ہے
سراپا گوش ہو جاؤ بیانِ یار ہوتا ہے

ظہورِ ذاتِ پاکِ احمدِ مختار ہوتا ہے
احد کا میم کے پردہ میں اب اظہار ہوتا ہے

درِ مقصود بھر لو دامنِ امید پھیلا دو
کشادہ اب درِ گنجینۂ اسرار ہوتا ہے

ملک حور و پری جن بشر آتے ہیں سننے کو
جہاں ذکرِ جنابِ سیدِ ابرار ہوتا ہے

خدا صبح و مسا رہتا ہے اُس بندہ کی الفت میں
حبیبِ خالقِ اکبر سے جسکو پیار ہوتا ہے

خدا آتا ہے خود ہو کر خریدار اُن کی سوتیوں
مرے یوسف کا جب سودا سرِ بازار ہوتا ہے

خدا کے واسطے یا رب مدینہ لے چلو مجھکو
سنا ہے واں علاجِ عاشقِ بیمار ہوتا ہے

رہِ کوچہ میں سرگرداں کہ حاضر ہو ترے در پہ
گدا کے واسطے کیا حکم اے سرکار ہوتا ہے

مدد کا وقت ہے اُٹھو نکیرین آگئے صاحب ۔ شتمہ دین گرم اب ہنگامۂ تکرار ہوتا ہے
چلو اے عاشقانِ معرفت بیثرب ہو چلا کر ۔ جہاں پر ساقیِ کوثر کا اب دربار ہوتا ہے
ہیں صدقہ عالم رویا ہیں وہ تشریف لائے ہیں
نثارِ دل حزین طالع مرا بیدار ہوتا ہے

مخمس من تصنیف جناب سید محمد شاہ صاحب صبا مالک پریس مؤلف بر غزل سید امیر حسین بسمل رامپوری مؤلف نسخہ ہذا

مبارک ہو اسے عرش کی جانیوالے ۔ فراموش تو دکھلا دے دکھلانیوالے
تمہیں تو قرب خدا پانے والے ۔ ہیں صدقے ترے زلف لٹکانیوالے
دلِ عاشق زار الجھانے والے

ہے نظروں نے تیری مجھے آج مارا ۔ نبی کوئی تجھسا نہیں مجھکو پیارا
غرض کرتا قدموں سے رو رو دو بارا ۔ اِدھر کو بھی آنا یہ گھر ہے تمہارا
مرے دل طیبہ کے تڑپانے والے

نبیوں میں تیری امامت بھی ہوگی ۔ فرشتوں کی حاضر جماعت بھی ہوگی
یہ سنکر کہا تیری رحمت بھی ہوگی ۔ ہمیں تنہا نہ اٹھنگا امت بھی ہوگی
فرا مجھے حسن سے اٹھوانے والے

فر امت کا دلمیں کرو اپنے تم ڈر ۔ نہیں جنت میں جاونگا او نہیں اکیلے گھر
ہو ا بعدی ہیں میری تو اونکا بھیجر ۔ ہوا پھر یہ ارشاد اے میرے دلبر

قیامت کو لا مارے لانے والے

تمنا ہے رضوان کی آئینگے کسدم
ادہر آدین تا اونکے یہ عین قدم ہم
یہ حور و ملایک مین چرچا ہے باہم
ذرا جا کے دیکھو تو جنت کو اسدم

مکان اپنی امت کے بنوانیوالے

نور الحسن واحمد تو دیکھو نہان ہین
نہین تم سا پیدا کیا دو جہان مین
سراسر خبر ہمنے دی ہے قرآن مین
بلایا ہے ہمنے تمہین لامکان مین

رہ حق کے امت کے سمجہانیوالے

تمہین تو ہو دونو جہان کی شہنشاہ
نہ لانا کسیطرح کا دل مین خدشا
کہا تیرا میرے تصور مین نقشا
کیا تم کو رخصت اور امت کو بخشا

مدینے کے تشریف لیجانے والے

ابو بکرؓ عمرؓ دونون تہامے ہوئے دل
زمن سے یہ آواز آتی ہے ما ئل
اور عثمان و حیدر یہ کہتے تہے شمائل
ہزارون تڑپتے ہین لاکہون ہین بسمل

تمہین پر تمہاری ستم کہانے والے

غزل من تصنیف جناب سید مقبول علیصاحب مقبول متوطن شہر بریلی محلہ نو محلہ ملازم سرکار
والاجناب نواب محمد اسمعیل خانصاحب مرحوم مغفور والی گلشن آباد عرف جاورہ

نہین ہے کچہہ ہمکو خوف محشر محمدی ہون محمدی ہون

گناہ لاکھون ہی لے چلا پر محمدی ہون محمدی ہون

اگرچہ ہون مین گنہ کا پتلا طفیلِ حضرت یہ ہے بھروسا

رہونگا محشر مین سب سے بڑھ کر محمدی ہون محمدی ہون

مین غوثِ اعظم کا نقشِ پا ہون علی کے دروازہ کا گدا ہون

مرے ہین آقا شفیعِ محشر محمدی ہون محمدی ہون

مین ایسا ہون عاشقِ پیمبر وفات کے بعد بھی ٹھہک کر

کہیگا مدفن کا میرے پتھر محمدی ہون محمدی ہون

نہین ہے پرسش کا قبر مین ستائینگے کیا فرشتے اگر

مین لے چلونگا کفن پہ لکھکر محمدی ہون محمدی ہون

جو حشر مین قبر سے اوٹھونگا تو ناز کرتا ہوا چلون گا

بہشت لیجائینگے بٹھا کر محمدی ہون محمدی ہون

گناہ کی ضرور کیہ لیجائے فردوس کا قبالہ

بہشت لونگا گناہ دیکر محمدی ہون محمدی ہون

مین ہون گدائے شفیعِ عالم نہین ہے کچھ بھوک پیاس کا غم

پیونگا محشر مین آبِ کوثر محمدی ہون محمدی ہون

نہ گرم ہو آفتابِ محشر ڈرا نہ مجھکو چمک چمک کر

مرا ادب کر مرا ادب کر محمدی ہون محمدی ہون

نبی ہین میرے شہ مکرم نہین نار سقر سے کچھ غم
جلا کرے آگ مجھکو کیا ڈر محمدیؐ ہون محمدیؐ ہون

مجھے ہے دنیا مین شوق جیسا الٰہی ہو قبر مین وہی ایسا
زبان پہ جاری رہے برابر محمدیؐ ہون محمدیؐ ہون

الٰہی مجھپر نگاہ رکھنا مجھے گناہون مین مت پکڑنا +
ہنسین عدو بھی نہ مجھپر محمدیؐ ہون محمدیؐ ہون +

خدایا جبتک ہو روز محشر یہی رہے نقش لوح دلبر
لگی رہے رٹ مجھے برابر محمدیؐ ہون محمدیؐ ہون

نہ دے تو ابلیس مجھکو دھوکا مین نزع مین ہون نہین ہون سوتا
مین قبر مین بھی کہونگا وہان محمدیؐ ہون محمدیؐ ہون

فرشتے پکڑینگے عاصیونکو تو مین کہونگا نہ روکو مجھکو
مجھے پکڑنا ذرا سمجھکر محمدیؐ ہون محمدیؐ ہون

بغل مین ایمان گناہ سر پہ کہونگا خالق سے روز محشر
اگرچہ بھاری ہی بوجھ سر پر محمدیؐ ہون محمدیؐ ہون

تماشا ہوگا بروز محشر عذاب بھاگے گا مجھسے ڈر کر
یہ نقش ہوگا مرے جبین پر محمدیؐ ہون محمدیؐ ہون

جو مجھپہ چمکیگی نار دوزخ تو ایک دم مین کرونگا مین رنج

عمل یہی ہونگ ڈونگا پر بگر محمدؐی ہون محمدؐی ہون
خدا و کہارے گا فرد عصیان تو مین کہونگا کہ ہون پشیمان
مگر یہ ہے التماس احقر محمدؐی ہون محمدؐی ہون
گناہ سے شکل غیر ہون گو اسیر و بیکس مگر نہ جانو +
نہ بگڑ د شمار نکیر مجہہ پر محمدؐی ہون محمدؐی ہون
خدا نے چاہا تو پل کے اوپر یہ کہتا جاؤنگا پل کے اوپر +
صراطامت دیکہہ خیرا ور محمدؐی ہون محمدؐی ہون
کہینگے سب نفسی روز محشر اور امتی بس ہے پیغمبر
یہ ہوگا مقبول کی زبان محمدؐی ہون محمدؐی ہون

غزل

کفر و اسلام ترا کعبہ کلیسا تیرا
ہان ہر اک رنگ مین موجود ہے جلوا تیرا

فرش سے تابہ فلک سبکو ہے سودا تیرا
دیکہتا ہون جسے وہ دل سے ہے شیدا تیرا

سیکڑون غرق ہوئے فکر کے دریا مین مگر
نہوا راز کسی شخص پہ افشان تیرا

چشم دل کہولکے جب غور سے دیکہا تجہکو
نور ہی نور ہر اک سو نظر آیا تیرا +

شکر صد شکر کہ دی دولت ایمان ہمین
ہوا یہ احسان ادا کس سے خدایا تیرا

کہین معبود بنا اور کہین عبد بنا
یہ نئے رنگ کا دیکہا ہے تماشا تیرا

ہوکے محروم اے معبود تری درگہ سے
تو ہی بتلا دے کہان جائے یہ بندہ تیرا

گر نہ رسوا سر جہان مجھکو برائے احمدؐ
نام مشہور ہے ستّار خدایا تیرا

رسول رب جلیل ہی جو مکین عرش علی بنا — وہ مکان بنا یہ مکین بنا جو سو صلّ علیٰ بنا
کہا کن وہ خالق دو سرا جو نہان تہا ہو گیا ظاہرا — جو بنا بنا سو بنا بنا نہین اور کوئی بنا بنا
تہا وجود عالم نور کا تہا وہ نور ربّ غفور کا — نہ تہا عکس جسم حضور کا وہ تمام ظل الٰہ بنا
وہ خدا کے نور سے ہی وہ حضور سے نہین دور ہے — جزو کل کا اوس سے ظہور ہے وہ بنا ارض و سما بنا
سر و دل مین ہالسی ہی تمنا ہے امید کیا ہی سعید کر — ملی جگہ روضہ کی دید ہو پڑہا ہون مدح تازہ بنا بنا

مجہے رحم حشر کا کیا ہی غم تری چاکری ہین وہ شہ امم
ترا اعتبار کہ ہر دم مین دم نئی مدح تازہ بنا بنا

شاخ مین غنچہ مین ہر گل مین ہی جلوا تیرا — ہر ایک مرغ چمن بلبل شیدا تیرا
کعبہ و خانقاہ و دیر مین تو ہی مقصود — زاہد و شیخ و برہمن مین ہے چرچا تیرا
ہو گئین سرمۂ عرفان سے جو آنکہین روشن — ذرہ ذرہ مین نظر آگیا جلوہ تیرا
رحم کر تم تری ذات ہے رحمٰن و رحیم — گو گنہگار ہون آخر تو ہون بندا تیرا
مصحف روئے حسینان کو نہ کیونکر دیکہون — اونکی صورت مین نظر آتا ہی جلوا تیرا
تیری امت تو ہون گو کیسا ہی عاصی ہون مگر — تم کو اللہ کا اور مجھکو ہی بہروسا تیرا
تمہیں کو مولا کیا اور مجھکو بنایا بندہ — لوح قسمت مین لکہا نام ہی میرا تیرا
اپنی آنکہون مین جگہ دین مجھے سب حشر کے دن — نظر لطف کری مجھپہ جو پیارا تیرا

جلوۂ طور سے تو ہوش مین آئے موسیٰؑ	ہوش کیسا تہا اگر دیکہتے جلوہ تیرا
گرچہ ہے حسن کی بازار مین یکتا یوسف	پر ہے بازار محبت مین وہ بردا تیرا

کم نہین چاہنے والے ترے دیکہو لاکہون
ہے رشید دل خستہ بہی تو شیدا تیرا

غزل از تصنیف جناب شیخ غفور بخش صاحب اجرکتب شہر آگرہ مالک مطبع دار العلائی آگرہ

ترے فراق نے بیتاب کر دیا مجہکو	دکہا وہ شکل خدا را کہ مرتا مجہکو
بلا کے درگہہ والا مین کر مجہے ممتاز	سوا اسکے نہین اور التجا مجہکو
نہین جو حکم مرے حق مین اب حضور یکا	تو خواب ہی مین دکہا روی پرضیا مجہکو
لبون پہ دم ہے مرا آکے کر مسیحائی	پلا کے وہ لب جانبخش دی جلا مجہکو
فراق یار کا بیمار ہون عزیزو مین	نہین ہے درد سے درکار اب شفا مجہکو
مین ایک عمر سے مشتاق دید ہون پیارے	اب تماشائی سے محروم مت پہرا مجہکو

دعا غفور حزین کی یہی ہے اب ہر دم
الہی عشق محمدؐ مین کر فنا مجہکو

غزل از تصنیف کمترین زمن سید جمیل اسمعیل رامپوری مقیم جاورہ

مسیحا لب تری اعجاز کے افسون کو پاتا ہے	وہ لب پہر زندہ کرتا ہے تو ٹہوکر سے جلاتا ہے
عسل خود تلخ ہو اے شاہ تیرے نام کی آگے	جو ہو قند و شکر سے نام شیرین تیرا بہاتا ہے

کرو تم اب مسیحائی مسیحا سے جو ہا میری / کوئی لمحہ گذرتا ہے کہ ہجر جی یہ جاتا ہے

نہ مثل موسی جلوہ کی مجھے خواہش رسول اللہ / ترے قدموں پہ وہ نکلے یہی جی میں سماتا ہے

خبر مجھکو نہیں نہ یاد ما فیہا کی اے شاہا / نہ مینا نہ سبو الفت ہے نہ ساغر مجھکو بھاتا ہے

اگر سوجاتا ہوں غم میں کبھی میں فخر عالم کے / تصور کا نہیں تا سیر غم کہکر ستاتا ہے

جناب حضرت راسخ کا ہوں شاگرد اے بسمل
گل مضمون مرا ہر پھول پر رنگت جماتا ہے

قطعہ تاریخ از جناب مولوی سید محمد نظام الدین صاحب نظام گلشن آبادی مصاحب اعلی جناب نواب صاحب بہادر والی جاورہ مرحوم مغفور مصنف نسخہ عقل و شعور

ہزار مرحبا آفریں تم کو کہ تم نے / لکھا کیا خوب گلدستہ یہ بسمل

نظام اب رنگ بلبل گلفشاں ہے / گلستان فصاحت زیب محفل
١٣١٧ھ

قطعہ تاریخ از نتایج فکر جناب مخدوم و مکرم سید میاں محمد شاہ صاحب نائل امپوری مدظلہ العالی پدر مؤلف

خوب بسمل نے بنائی ہے کتاب / جسکے پڑھنے سے بہت دل خوش ہوا

ایک سے ہے ایک بہتر اوسکا شعر / اور ہے ہر شعر میں مضمون بنا

جب ہوئی تاریخ کی نائل کو فکر / کان میں ہاتف کی یہ آئی ندا

کر سن ہجری میں یہ مصرعہ رقم / دفتر اشعار زیبا چھپ گیا
١٣١٧ھ

تاریخ طبع از سید رشید حسن صاحب رشید پسر مولف گلدستہ ہذا

خوب گلدستہ ہے یہ والد کا
گوہر آبدار ہیں منظوم
مجھکو تاریخ کی تھی فکر رشید

جسپہ ہے جان و دل سے خلق نثار
یا لکھے ہیں یہ منتخب اشعار
چرخ اعظم سے بس وہیں اکبار

غیب سے صاف یہ ندا آئی +
لکھدو ہے کیا ہی دفتر اشعار

قطعہ تاریخ از نتائج فکر سید حمید حسن بسمل رامپوری مقیم جاورہ
ملک مالوہ محلہ مغلپورہ تلمیذ حضرت راسخ دہلوی مدظلہ +

ہے یہ گلدستہ نعت احمد کا +
اسکی تاریخ لکھہ حمید حسن

حال اچھا ہے خیال اچھا ہے
سخن بے مثال اچھا ہے
۱۳۱۸ھ

کتبہ حافظ امیر الدین

اعلان

چونکہ اس کتاب کا حق تصنیف و تالیف منشی سید حمید حسن صاحب متخلص بہ بسمل مقیم جاورہ محلہ منعلپورہ مؤلف نسخہ ہذا نے اس مطبع کو بخش دیا ہے لہذا جملہ تاجران کتب و اہل مطابع کی خدمت بابرکت مین عرض ہے کہ کوئی صاحب بلا اجازت اس کے چھاپنے یا چھپوانے کا قصد نہ فرمائین۔ ورنہ عوض نفع کے نقصان اوٹھائینگے۔

المشتہر

شیخ غفور بخش مالک مطبع ابو العلائی آگرہ